

ابن صفت کی مشمول حکام خدمتی جو کہ  
تین صفت سکھتے۔ ابن صفت کے  
جیسوی دینی کا ایک تجھے اور مکمل ناول



## گھری

تاریخیں گاہی کی سیلہ لٹڑ  
نیزوف کی طرح پیوست  
ہوتی چلی جا رہی تھی۔ رات کے بارہ بجے تھے لیکن ابھی تک اپنی  
شب لڑی کے لیے تکڑے مل سکی۔ وہ تین تھوڑے راتون فتوڑے  
پڑھی ملک کی سرحد پار کر کے وادی کا مرغاب میں رفل ہوتے تھے۔  
دورہ اور ایک عورت ...

عورت بڑی دری سے پولے جا رہی تھی۔ مومنوں قہا چاندنی  
وہ کھڑی تھی کہ اپنی بی بی سریز پہلے بیوی میں جیسا چاندنی ہوئے  
ڈھانڈر، سے اُترتی ہے تو زوہی عشق کے دلوتائے ہمود سرہ بگرد  
ہو جاتی ہیں۔

"تم یا قادمه طور پر شاعری کیوں نہیں خروج کرتیں؟ اسی  
لے باپ پیٹھے ہڑتے ہوئے کہا۔

"پس دلن یہی۔ تے یہ موسوس کر لیا کر فی۔ ایں۔ ایسیت  
کے انداز میں لکھ کیوں گی خروش ای خروش کر دکن گی۔  
اگلی سیٹ سے ڈرائیور فرمایا۔ "تم لوگ بُنے کی باتیں کر کے  
پر دماغ کیں چاہ رہے ہو؟"

"وہ دلوں فاموں ہر کچھ ایسا لگتا تھا جیسے اپنی اس  
الہ تھا طب تاگوار گزرا ہے۔ یہ تینوں عزی چالک کے تعلق  
کے تھے اور انگریزی میں گھنکو کر سکتے۔

عورت نے جھک کر آہستہ سے مرد کے کافی میں کہا۔  
ہے اس سے خوف معلوم ہوتا ہے؟"

"بُشت ..."

"یہ دلوں اسکلر تھے اور کاشی ڈرامہ کرنے والا دو دن  
ان کے لیے قطعی اجنبی تھا۔ یکبھی اینڈھہ بیوی کے نام سے  
وہ سرحد پار کے ٹکاں میں بُنس کرتے تھے۔ یہ کاروبار  
اول نہیں تھا اور وہ دلوں وہاں معزز ہی کچھ جات تھے۔

وہ ان کا اصل بُنس ہرگز نہیں تھا۔ وارسے نیار سے تو  
ٹکاں میں ہو رہے تھے۔ یکبھی اور بیوی صرف پاڑتھ تھے۔

"ام سلوپ اُپنیں شوہر اور بیوی کچھ جات تھا۔ یکبھی تکی دلش  
بی۔ سوسائٹی میں مقبول تھی۔ اُپنے طبقے میں بُنے  
ال کے خواہیں مذہبی تھے۔ کسی میں اُنچی بُنت نہیں تھی  
دلوں کی طرف اُنکی بھی تھے۔ کسی میں اُنچی بُنت نہیں تھی

آپنی بھی تھے۔ کسی میں پر گھنکو کر رہے تھے کہ یہ ہمیز دہل  
آیا۔ ان دلوں کے ایک شاہکار قاری خظلاتا تھا اور پھر  
دوہزار پونڈ کے دلوں کی گزی کالاں کا اُن کے ساتھ رکھ دی تھی۔  
دست سے اپنیں بکھرا تھا کہ وہ مس صدر پار کر دیں۔ ان  
کے لیے دوہزار پونڈ کی بیس کش تھی۔

ہر بیس ایسے راستوں سے دافت تھی کہ کسی کو بیانوں  
کاں پڑھنے ہے۔ وہ اکثر تقریباً وادی مرغاب تک چلا تھا  
تھا۔ اس بارا دھن تھا کہ اپنی بھی اپنے ساتھے جانے اپنکی  
یہیں کش سامنے آئی اور پھر تھا خل کھنکھ والا اس کے ہرے  
دوسرے میں سے تھلیں کش منظر کی گئی۔ اپنی کے ساتھ اس کی  
گاڑی بھی تھی۔ اس سے ان کے کہا تھا کہ وہ وادی مرغاب پر بیج  
کرائی گا رہی تھی اپنی بیش دے گا۔ ہر بیس نے سرحد پار ہو  
چاہئے تک خود کاڑی چلانی تھی اور اس کے بعد اسٹریک و سل  
اس کے جانے کا رکھ رکھ بھی دادی مرغاب تک بیٹھا تھا۔  
لبس بھی سڑک میں دادی مرغاب تک بیٹھا تھا کہ پاس جائی تھا۔  
گی؟ اس نے اپنی سے کہا تھا۔

اور اس کے بعد وہ دلوں بھی اس سے پر دل ہو گئے  
تھے۔ سرحد پار کرتے ہی جیسے دہ بدل گیا ہے۔ ان سے اس لراج  
شکو کرے تھا تھا جیسے وہ اس کے زخمی فلام ہوں۔  
"تم سمجھتے کہوں نہیں؟" یہی اپنے سے اُن کے  
کافی بیوی۔

"وہ بالکل بدل گی ہے۔"  
"تو چھاریں بیچاڑتے کاہی بھریں تے جلاب دیا۔  
پیکنی فیلہا ہونٹ دانٹوں میں دیا تے بھجتے اندھیرے  
میں گھوڑتی رہی۔"

"اُس کئی دوسرے مرغاب پری؟" یہی اپنی سیٹ سے کہا۔  
"سپنے بی بعد بچا بھریں کو کچھ ہوتے ہی پہنچیں گے۔  
سہر بیس پولہ۔

"تم تے یہی تو کہا تھا کہ راستے میں کہیں بول کر کام  
کر لیں گے؟"

"وہ ابھی دو رہے؟"  
"تو چھر ہم پلتے ہی رہیں گے۔" اپنی بولا۔  
"لیکن میں تو آرام کرنا چاہتی ہوں۔ یہیں نے قبیلا  
کر کہا۔  
"یکو اس مت کرو؟" الی سہت۔ سے آواز آئی۔

پینڈو پھر بولا۔ میں تو کچھ بات حکم دلوں ہی سو کئے ہواں  
 پینڈو نے دش پورڈ کے خانے سے ایک بوٹا اور  
 گلاس لکھا۔

"کچھ بھی ہو۔"  
 "پینڈو نے اس نے گلاس میں شراب اندیل کا راس  
 کی طرف پڑھاتے ہوئے کہا۔  
 "یہ کیا ہے؟"

"بائیتی۔ ورنہ مہارے اعصاب بالکل بھی جواب  
 دے جاتی گے۔"  
 پیسی نے باخوت صارک گلاس لے لیا اور دو تین گھنٹوں  
 میں قالی کر کے اسے دلپس کری ہوئی بولی۔ "میرے جنم میں  
 جان پیسی رہی۔"

"تم طلبی تفویت محسوس کرو گئی؟"  
 "سہری میں دل کا براہنیں بنتا۔ ورنہ مہاری دوستی کی قدر  
 کرتا ہیں کیسے مرکیا؟ میری بھنیں بنتیں آتاں یہیں کیسے باور کریں؟  
 وہ چنان مزدرا درستہن علمون ہو جاتا۔"

کاڑی کی پا بہرہ سے نٹائے اور اندر ہرے کی ہماری تھی۔  
 اور کاڑی کی دھنڈنی روشنی میں ہرگز کاچھہ جڑا دنکھپل کھاتا۔  
 "مجھے واپس سے چلنا۔ پیسی کوچھ درج کرای۔  
 کیا تم اس عکس کی نشاندہی کر سکوئی چھاں سے ہوئیں  
 نے کاڑی سڑک پر نکالی تھی۔

"مجھے یاد ہیں۔"  
 پیسی تھویت سے کیس بھی کاڑی کو اس راستے پر نکالوں گا۔  
 "یہ مطلب؟"  
 "لیقین کرو۔ تین ٹپنے والان اڑات میں آیا ہوں۔"  
 "تو کیا۔ تو کیا۔ یہیں پیری والی۔"  
 "متباہی والی حالات پر تھوڑی بھوکی۔ میں کو شمش  
 اول کا کام کی طرح واپس چل جاؤ۔"  
 "میرے ہمراہ۔ یہیں کہا گیا؟ پیسی نے دو فون ہاتھوں  
 سے منزدھاٹ پیا۔  
 "تیر کیا ہوں؟ پینڈو پیریانی بھوکی اور اسیں بولا۔ یہ  
 اب بہت بڑی بھجن ہے۔ اب اس لاش کا کیا ہو گا؟"  
 "لاش۔ پیسی نے چور سے ہماقہ بنایا اور ایسے  
 لازمیں سے دیکھنے لی جیسے وہاں کے یہ قطعے اپنی ہو۔  
 "ہاں۔ لاش۔ اس کے ساتھ سڑھا۔  
 اس ہر نامہ میں بھنوں کو دعوت دیتا ہے۔

"تو پھر؟"  
 "ظاہر ہے کہ اسے نیشیں میں ڈال کر لے چکا ہے۔  
 "نہیں۔ نہیں۔"  
 "فشوں باتیں نہ ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔"  
 "لیکن۔ اس نیت سے بجید ہے۔"

"تیس خداش بھل اور نہیں کھٹکا ہوں۔ پینڈو  
 ش کہا اور دروازہ کھوٹ کیچھا۔ یا۔ یا۔ یا۔ یا۔  
 دروازہ کھوٹ کر لاش کو ہر لکھاں میں۔ اس کا بازو  
 پکڑا۔ "نہیں۔ نہیں۔"  
 "خاوش رکھ۔" وہ اس کا ہماقہ پیٹا۔ کرڑا۔

جاری تھیں۔ غم غزدہ ذہن سسل بھی دیرے ہمارا تھا کہ اسے  
 اُن بوکوں کے ساتھ ہرگز مٹانا چاہیے تھا۔ خود پیسی نے پہلی  
 بار صد پارکی تھی۔ کچھ دیرے بعد وہ اُن تھنے لگی۔ پھر پہنچیں کب  
 کاڑی رکی تھی اور اس کے ٹھنے سے نیند اچھت کی تھی۔  
 "میرا بولا ہر قوت چاراہتا ہے۔"  
 "میں کہتا ہوں خاموش پیٹھو۔"  
 ہوئیں سختی سے دانت پیٹھے ہرگز نے سیٹ کلائنٹ کا  
 نے مڑا کر پیکی سے پوچھا۔

"میں کچھ بھنیں جاتی۔ پیسی کے لیے یہیں جھنجلا رہتی تھی۔  
 "مشتریوں کی۔"  
 "وہ شام سوڑا ہے۔ پیسی بولی۔  
 "چکا۔ اور پوچھو۔" پیٹھے کا بچہ درجہ۔  
 پیسی نے ہوئیں کا شاندار پاپی اور اسی بھی دل نیک  
 تو رہی تھی۔

"دماغ مٹھدار کھکھ۔" دفعہ پیسی ہوئیں کی ہافت بھک  
 کر آہستہ سے بولی۔

ہوئیں کچھ بولا۔ اس کا دماغ پتھنے لگا تھا۔  
 اب وہ اسے دور در سے خوب کردا زیں دے رکھتی۔  
 "بچی جلاڑی" دفعہ وہ بھی اپنے اسے نہیں۔ یوں۔  
 پینڈو نے کاڑی کی تجسس دے کر اسی کے اندر دشی کر دی اور پھر پیسی کی  
 چیخ نئے میں دوڑتا ہے۔ بچی جلاڑی کے انداز میں پھکاٹکا  
 کاڑی رکھ کی اور اپنی ہوئیں کی طوف مڑا کر بچہ دوڑا کر  
 کیا تھا خفاہ سوئے۔

"بچہ کچھ بولا۔"

ابینی نے اس کی ہافت باختر رہاتے ہوئے کہا۔  
 شوک دوہم بہت اپنے دوست شاہت ہوئے ہیں۔  
 ہوئیں نے غیر ارادی طور پر صاف کے لیے ماڑھ  
 بھیجا دیا۔ اس کے صاف میں یہ بھی تھی۔

"نہیں کوئی ایسی بات نہ تھی۔" ہوئیں مصافی کے  
 بعد بیان ماڑھ سے اپنی داہنی تھیں سہلا تاہو ابولا۔ کم بھی بھی  
 ہم پر شکوری طور پر بہت زیادہ خود پر ہو جاتے تھیں۔

"ذین آدمی معلوم ہوتے ہوئے۔" ابینی نے خوش دلی  
 کا مٹلا ہو کرتے ہوئے کہا۔ سیلانا ہمہ دیکھ دے۔ وہ چھپا۔  
 "نیں دیکھ ہوئیں ہوں۔ تم پیکے ہی سے جاتے ہو۔"  
 ہوئیں، بولہ۔

وہ اپنی بھی اپنی تھیں سہلا شے جاری تھا۔

ابینی شدوارہ اُن اسٹار کیا اور کاڑی جل پڑی۔  
 پیسی اس دو ران بالکل خاموش بھی رہی تھی۔ سے جانے کیوں  
 اپنی کی یہ حرکت اسے اور زیادہ نظرت ایکی معلوم ہوتی۔ وہ  
 ہوئیں سے بھی کچھ بولی۔ اس کی انکھیں پینڈو کے بھل ہوتی

۔۔۔ لاش پاہر تکل اور نامعلوم گہرا شیر کی حادثہ تھا۔

چھڑکا دی اس اشارت ہوئے میں بھی درجہ بیسی تھی۔ پسی

پھلی سیٹ پر یہ جس حرکت پڑی ہوئی خلام میں گھوڑے جا رہی تھی۔ یہ برسی تھا۔ اس نے اپنی زندگی سے بھی زندگی

سے دھڑکنے لایا تھا۔ اس نے بھریں کی زبان ان پہاڑی

رہنزوں کی سفایوں کے قبضے نہیں تھے۔ برسی جو تھا اس پر بھاری تھا۔

اپنی بی بی سے مرگی اور کم مردہ جانور کی طرح چینک دیا کیونکی

کو ایسا حسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سر کے اندر برف کا ایک

ڈالا کر کر دیا کیا ہے۔ کارچہ پہلی بھی کی تحریک فرازی سے رات

تھے کرنے لگی تھی۔ پسی کی آنکھیں بھی توہی تھیں اور اسے اس

لک رہا تھا جیسے وہ بیالا اندھی خدا میں کامیابا ہوا ہے۔

پھر دیر بعد پہنچوئے اور پیارے اور اس نے بھری جو بھری ہے۔

”میں یہ سیکھی کیا تھی آوارا جبی خوبی کی لگکر بھی تھی۔“

”میرا خیال ہے کہ وہ بھیں اپھا سے جاٹیں گے پہنچی د

ہنس کر کوولا“ اور مجھے کوئی ماروں کے“

”آؤ۔۔۔“ پہنچوڑھا اس کی کمریں ہاتھ دالت پڑا۔

”وہ بھیں زندہ ہیں چھوڑیں گے“

”میرا خیال ہے کہ وہ بھیں اپھا سے جاٹیں گے پہنچی د

ہنس کر کوولا“ اور مجھے کوئی ماروں کے“

”وہ مس طرح؟“

”پڑے پڑے پتھر کو کھو دیے ہوں گے“

”اچھی بات ہے۔۔۔ تو۔۔۔“ پتھر اتر جلو، پہنچوڑھا

”کی کو کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے پتھر۔“

”میں نہ قم سے کہا تھا۔۔۔“ آتے جاؤ۔۔۔“ پہنچوڑھا۔

اس نے دوانہ کھولا اور کاشتے پتھر سے پڑے پوں سے

چھچھ اتر کی جالانہ سردی اتنی ہیں جویں تھے اسے دوانہ تھا۔

پتھر جو جی طرح کا پتھر بھی تھی پہنچوڑھے پتھر کی جویں

اور نشیب میں اترتے تھے۔۔۔ دھلان معمولی سی تھی۔۔۔ وہ ایک

پتھر سے پتھر کی اٹت میں چلے گئے تھے۔۔۔ پسی روشنیوں

کی طرف دیکھیے جا رہی تھی۔۔۔ جلدی اس کا اندر لیٹھ دست

ٹھیک ہے۔۔۔ پتھر جو جانشی نہیں فیصلے نہیں نہیں۔۔۔“

کی کہاں۔۔۔ ایک آدمی نے زندہ رہنے کے لیے انہیں مار

ڈالا تھا۔۔۔ دفعہ تیسی کو اپنے خون میں لگی گھوڑی بڑی۔۔۔ ایک

عجیب سی تحریک تھی جس کے تحت وہ یہ سافر ہنس گئی۔۔۔

”آؤ۔۔۔“ پہنچوڑھا اس کے ساتھ ہاتھ دالت پڑا۔۔۔

وہ سالہاں سے ایک دوسرے کی طرح یا جانتے رہے تھے۔۔۔

پہنچوڑھے اس کے لیے اگلی بھی سیٹ کا دروازہ ٹھوڑا۔۔۔

وہ چچ چاپ پتھر کی طرح یا جانتے دوسری طرف نہیں بیٹھا تھا۔۔۔

دیر بعد اس نے انہیں سے میں دیکھا جیسے وہ نشیب سے کوئی

وزیری چھڑکتے ہوئے پتھر کا دروازہ کھو دیے تھے۔۔۔“

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔ اس کے زمانہ میں

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔“

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔“

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔“

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔“

کھوئی خاصیت ہے جو اس کی طرف سے دیکھا گئی۔۔۔“

”اوہ۔۔۔ توہ میرا جب درست ہے“

”حققت اُسی نے مجھے جھکایا ہے۔۔۔“

”دکھ مطلب؟“

”اس نے مجھے جھکایا ہے۔۔۔“

”ایک بھی سیٹ پر چلو۔۔۔“

”خوش ہے۔۔۔“

”چھکل سیٹ پر چلو۔۔۔“

”آس بار بھی۔۔۔“

”چھکل سیٹ پر چلو۔۔۔“

تیزخ کرائے معلوم ہجھا کہ اٹھان میں وہ تہرا مسافر نہیں ہے۔  
ہیلی کو پڑیں دو خدا ہیں اور ایک نو غرلا کا سپلے سے موجود ہیں۔

وہ بھی تھیلا بنتھا ہے اندر جایا۔ تھیلا پرول کے سس  
رکھ لیا۔ اندر لو مری پھجدی اور مسافر تھیلے کی طرف متوجہ ہوئے  
لیکن کسی نے حیدر کے چھپے اور شکاری کی سمت سیست بیل کو پیر  
ڈیپی سے دیکھے جا رہا تھا۔

حیدر پاپیں میں جھکا تو ہجھنے لگا۔ اس ہیل کو پڑیں ان کی  
موجودگی کا ہی طلب تھا کہ آن کی منزل میں شہزاد کا نکلہ بی ہے  
لیکن اس نے سپے کھی روڑ دل کھانی نہیں دی سکتے۔

عمر توں میں ایک ادھیر فر کی تھی اور دوسری نو جوان۔  
دونوں میں خامی مشاہدہ تھی۔ ماں یعنی معلوم ہوتی تھیں۔

لوگ کے میں بھا اون کا بھی کھلکھل لیتھی۔ بیکی خوش بیان اور  
دکش پہرے والی تھی۔ وہ عذری منصب مقصود پر پہنچ گئے۔

بیل کو پیر تھیلے کے قریب ایک سچھ پڑھان پر اتر اتھا۔  
تھیل کی سچھ اپنے اسی سے مل میں آئی تھی۔ اثر اون فاٹھوں کے

اوھیں بھی بیل کو پیر اسی شیش سے شہزاد کے تنکے ٹکے ماتھے  
تھے۔ فریدی نے اون کے لیے اپنے دھنپل پاں اس پر کیے  
اور کوئی نہیں جا سکتا تھا۔

"آپے؟" میں آپ بخوبی کوئے چلیں ہے۔ "حیدر تھیلا  
بنتھا تھوڑا للا اسکے شاید کچلی یا سپاہا، آئے ہیں"  
جی ہاں۔ "معز عورت بولی۔" میرے شوہر قادر

علی کسی سکاری کام کے سلے میں بیان مقیم ہیں"  
"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ آئیے۔۔۔ ملاقی میرے ہی ذہنیں۔

"آپ؟" "جی ہاں۔۔۔ میرے طلب یہ کہیری، ہمازت و حصل کیے  
بیکھ لاتھیں نہیں ہو سکتیں"

"اس سچے میں کیا ہے جناب؟" لوگ نے یہ دیکھا اور  
"لو مری"

اس پر لالا نے بھی تھیلے کو بھر پور نغاول سے دیکھا اور  
پھر حیدر کو دیکھنے لگی۔ وہ بیل کو پیرے اس تھیلے کی طرف پڑے تھے۔

"میں نے آج تک کوئی لو مری قریب سے نہیں  
دیکھی۔" لالا کا لولا

"لو مری کبھی قریب آئی ہی نہیں" حیدر نے کہا۔  
"آپ ان کا یاریں گے؟"

"میرے چینت کا خط ہے۔ بفتے میں ایک لو مری۔"  
"وہ کیا کرتے ہیں؟"

"پتا نہیں" وہ نگلے میں پہنچ گئے حیدر نے نہیں ڈر انگ کوں

ہسول میں منتقل نہیں کرے گا۔  
اسی دوران فریدی نے حیدر کو اطلاع دی کہ اب

وہ اپنی ساش داٹری تھیل پر آزمائے گا۔ جو کچھ بھی وہ اس سس  
سلسلے میں کرنا چاہتا تھا اس کے لیے لو مری کے خون کا نہ روت

تھی۔ وہ لو مری کے چھپے اور شکاری کی سمت سیست بیل کو پیر  
اسٹیشن پر اتر گی۔ بیان سے بیل کو پیر کے ذریعے ڈاٹھٹھل کے گرد  
ڈیپی سے دیکھے جا رہا تھا۔

حیدر پاپیں میں جھکا تو ہجھنے لگا۔ اس ہیل کو پڑیں ان کی

موجودگی کا ہی طلب تھا کہ آن کی منزل میں شہزاد کا نکلہ بی ہے  
لیکن اس نے سپے کھی روڑ دل کھانی نہیں دی سکتے۔

عمر توں میں ایک ادھیر فر کی تھی اور دوسری نو جوان۔  
دونوں میں خامی مشاہدہ تھی۔ ماں یعنی معلوم ہوتی تھیں۔

لوگ کے میں بھا اون کا بھی کھلکھل لیتھی۔ بیکی خوش بیان اور  
دکش پہرے والی تھی۔ وہ عذری منصب مقصود پر پہنچ گئے۔

بیل کو پیر تھیلے کے قریب ایک سچھ پڑھان پر اتر اتھا۔  
تھیل کی سچھ اسی شہزاد کی سر زمین تھوڑا گاہ میں مخصوصیں کے علاوہ  
اور کوئی نہیں جا سکتا تھا۔

"جی ہیں۔ اس طرف تو کوئی کھڑی نہیں ہے" اس طرف  
لے جائیں۔ اس طرف تو صرہ بھی "حیدر نے پر واں سے کہا پھر

لولا۔ "پچھے آدم اکبر لالا پڑھ کر بڑھا ہے" اس طرف  
لے جائیں۔ اس طرف تو کھون چاہئے اس کے لیے۔ مل ہیں کا پیشہ  
لطف فریادی کے اور بے چارہ حیدر باختہ میں تسلیے۔ مل ہیں کا

بیکھنے کے پیشہ کی تلاش میں سراہدال نظر آئے کا جھپٹا شباب  
کے سچے چلی گئی ہیں"

حیدر تھوڑا نظر دیں سے اسے دیکھتا رہا۔  
سب سکھتے تھے تباکار دس کی کھنچی بھری پڑھوڑی میں ملک

رہتی تھیں۔ اس کے جھلک کے سطاقیں نہیں کوئی مار کر طالک کی  
فریدی پر نظر پڑی۔ وہ اسی طرف آمد رہا۔ لوگ جانا پڑا۔

"ہی ہاں" اس سے قریب اکٹھا۔  
"اڈھر" حیدر باختماہار بولا۔ وہ کوئی سعید قام غیر ملکی

معلوم ہوتا ہے" اس نے اسے وہ جگ جاتی جہاں لالا دیکھی  
تھی پھر وہ اپنی چھپوڑی کو خالی تھا۔ اس کی بھی تھی۔ اس کی بھی

اٹکے ہی تیش بیس مل کی تھی۔ اسی سے سیکھ کر اسے اپنے  
واڑی سرخاب اس کے لیے سکھاں روح بن کی تھی۔ اب ویلان

ان کے قیام کا مقصدا رس کے علاوہ اور پھر نیں تھا کہ ڈاٹھ

کس بیٹے سے چھوڑی کی تھی۔ کچھ دیر بھر کا میالی بھرنی۔ ملک  
پر کچھ بیکیں ایک گاڑی کہیں نہ دکھانی دی۔ بھڑاڑی ملک  
تھی چیخ نہیں کہاں اور کس نشیب میں گاڑی ہو؟ اُغرس مافت۔  
رخ کیا جائے؟ دفعتہ دھکا دیاں بائیں جا بیٹے سے آقی

دکھانی دی۔ حیدر نے اپنی کامگاری کا ملک جا شکنے کا اشارہ کیا۔ ڈاٹھٹھل  
کے نیکے پر سچھا تھا۔ فریدی کا قیام وہیں تھا اور ملک کے گرد  
ڈورڈ ورنک فریدی نے تھیت دی تھی اور وہ اس سے پہلے

بھی مستقد بار اسے شکاریں استھان کرچکھا تھا۔ یہ چھل کو  
یہ سمنی نہیں ہو سکتی۔ ملک اسے اس پاں پھر اور نوم بیاں کی  
پانی جاتی ہوں تو پھر ایک بی پر کیوں اکتفا ہی جائے۔ ملک بھی ملک

سکیں پر کوئی اگاڑی میں بھری جائیں سکا یا درکیں کے ڈیڑھارہ  
استھان ایک بھی جگہ اسی دوڑ پاں میں ہے۔

"جی ہیں۔ اس طرف تو کوئی کھڑی نہیں ہے" اس طرف  
لے جائیں۔ اس طرف تو صرہ بھی "حیدر نے پر واں سے کہا پھر

لولا۔ "پچھے آدم اکبر لالا پڑھ کر بڑھا ہے" اس طرف  
لے جائیں۔ اس طرف تو کھون چاہئے اس کے لیے۔ مل ہیں کا پیشہ  
دل لاشیں" اس طرف دس لاشیں۔

"جی ہاں" اس طرف سے چارہ حیدر باختہ میں تسلیے۔ اسی  
کے سچے چلی گئی ہیں" اس طرف

"ایسی کی تھی۔" وہ جگ لارک لارک دیکھتے کا پتھر ڈوڑا۔  
لو مری والا بھیلا وہیں بھوڑا کو خوش بھی گئے کے سچے  
دوڑتے گا۔ تھا اسے کشاوارز اسٹوپ پر سے جا رہا تھا۔  
چکر وک کر اس نے بھر اچھن کو دن اسٹروٹ کر دیا۔ مسلسل جھٹکے

جا رہا تھا۔

حیدر بھر کی اک اگے راستہ نہیں ہے۔ قریب پہنچ رانمازہ  
ہٹا کر سچے سانی ملک نہیں۔ میں باپیں فٹ پچھے ایک آدمی

چاروں خانے پتھر اٹھا جیدنے طولی سانس اور کٹے کو اس  
قام آدمی حمل ہوتا تھا۔ حیدر نے طولی سانس اور کٹے کو اس  
طرخ گھوڑتے گا جیسے دوسرے ہی سچے اسے بھی کوئی مار دے  
گا۔ اس نے پھر اس کے پتھر اٹالا اور گھیسا ہٹا اس

طراف جلتے گا جہاں لو مری کا تھیلا دالا تھا۔ اسی میں ہٹا اس

سچے کا جو شر و خوش کم ہوتا گا تھا۔ ایسا ملکا تھا جیسے وہ  
اپنے قمی ادا کرتے کے بعد بھی المزہ برگا کرتا۔

لو مری کا تھیلا اسی جھیلے میں پھر ہٹا گا تھا۔ حیدر نے بھی اسے جھٹکا

اے کوئی بھی یوں نہ مارو یا جائے وہ دربارہ دعا منون کوں

راست لاش کرنے لگا۔ جہاں دو میں یہی بھول کیا تھا ملک

میں بھایا۔

"اکتی ویر بعد طلاقت ہو سکے گی؟" معمراً فانون نے  
پوچھا۔ "وہ کہاں ہیں؟"

"یربتنا مشکل ہے۔ ایسے آپ کی آمدکی اطلاع اُٹیں  
دی جا سکتی ہے۔"

"ہریوں، کیا کیا مجاہد؟" داکٹر علوی کی سہی سی آواز آئی۔

"اتاہر بنتے۔ جیسے جانتے ہیں؟"

"بچر تباشیے میں کیا کروں؟" داکٹر علوی کی پیکاپاں پر ہوئی  
آواز آئی۔

ہیلی کو پڑ کے شرنے آگے کی بات نہ سننے دی۔ شادی

وہ ایشیش والیں حارہ تھا۔

جیسے نہ جسا سماں بنایا اور کانہ اسی طرف لگائے رکھنے

کی روشنی۔ تھوڑی دیر بعد طرک کی آواز آئی۔ "ولیمیں

سچی تعلق رکھتا ہوئیں اُسے باصول ہونا چاہیے۔"

"کون اُدی؟"

"آپ میں کیا عزم کروں؟"

"لاتفاق تکنی دیا یعبد ہو سکے گی تو راکی پہلی بار بولی۔

"میں ابھی فون کرتا ہوں۔ آپ لوگ میں آشیافت رکھے۔"

جیسے نہ کہا اور مٹھراں کرے ہیں آج چاہیں سے تو خانوں

کو راستہ کیا۔ فون پر داکٹر علوی کو اطلاع دے کر بھر وہ

ڈر انگکر ورمیں والیں اگیا۔ دوسری ابھی چینے میں

انگریز ہوئے۔ اس نے مزاں کچھ کہ دیا ہے۔" داکٹر علوی کی آواز آئی۔

پندھی پڑی تھی۔

"تواب اے۔ آزاد کردیجیے نا۔" راٹکی نے تھیس کی

طراف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ اتنی مہنگی نہیں ہے کہ آزاد ہو جانے کے بعد شامی

سے صوفی پر جا پڑتے۔"

"باتاۓ نا۔ اس کا سکونت کیا ہے؟" راٹکا بولتا۔

"سیا چیت ڈاکٹر علوی کی سہی بھولی سی آواز آئی۔" یہ گھر

نہیں ہے۔ مختاطہ سے۔"

"مطلب یہ کہ سرکاری راز ہے۔ آپ اس کے بارے

میں کچھ نہ پوچھیے۔"

"لو۔ آپ مجھے سمجھ کر راٹکر گوم میں دھل جاؤ۔"

چھپتے تھا کافر اور اندام آدمی تھا۔

جیسے تھی اٹھایا اور کرے سے نیکل آیا۔ آپ وہ

اس کرے کی طرف چل پڑا جیسا۔

"میں تمہاری ماں کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ آج ہی پیروں کو سارے

کروں کی آوازیں سئی جائیتی ہیں۔" کام بھی اسی کے ذمے

چھرہ میگ سماں کے خل دوں گا۔"

قاکار آنے جانے والوں کی گزاری کرے۔ کرے۔ میں پیچھے کر اس

سے بھی ٹکڑی کی آواز آئی۔

"تم پچھے ہوں۔"

"اپنے کم بخوبی کوچی شوچ کر دیا۔" آپ نے داکٹر علوی کی

لہاری بھر جو آواز سماں دی۔ "مقداد یہ ہے کہ مجھے کی طرف

اس طرح ڈالیں گے جیسے ڈالنے کے لئے گھٹ کا لے جاتے

ہے۔" 102

دل عد کلیں ہوئی لاشیں پانی میں ہیں۔ سڑک پر کمی چاچا کے  
لگائے ہوئے نشناخت نظر آ رہے تھے۔ ذاکر علوی کی گاڑی  
پر گروائی گئی اور حیدر کو پھر دخل اندازی کرنی پڑی۔ دین ڈاکٹر  
علوی کی بیوی نے جھالا کر پوچھا، "آخرات کی ہے؟ اس چاچا  
تو آتے وقت بھی تم نے پیش کی ہے۔" حیدر کی بھی تکن کی نے یہیں  
نہیں روکا تھا۔

"کوئی خاص یات نہیں ہے۔ یہ گل صاحب۔ گھر مل کر تازی  
کا میرے دوست نے مجھے شام کی چانے پر مار گیا ہے۔"  
حیدر اڑکے کی طرف دیکھ کر منکرا۔ کار بولیں ہیں پیش  
شہر کوچ کر چھیاپنی چھپ اُن کی گاڑی کے تیجے لگائے رہا۔  
وہ تو معنی تبدیل کے لئے شہر آ رہا تھا۔ کسی خامی مقصود کے تحت  
یہ راجحت نہیں ہوئی تھی۔ تک درجہ دادی جان کے لیے:  
ایک شوہر صورتے بنے بچکے کی کپا وند میں ذائقہ گوئی مسجد  
کی جبکہ اُس کے تیجے ہی روکی تھی۔

"تکیں یہیں سب ہے پہلے اُپ کو اپنا چڑیا گھر کھاؤں  
گا۔" اڑ کے نے حیدر کے لہما۔  
"خود و خود و۔۔۔"  
ماں بیٹی بھی گاڑی سے اُترگاں کے قریب آ کھلی ہوئی۔  
"آخر چاری گاڑی بیوں گروائی گئی تھی۔" حیدر علوی نے حیدر  
سے پوچھا۔

"پہلی جنگ کچھ دیر پہلے یہیں نے ایک لاش دریافت  
کی تھی اور دوسرا جگہ خرد اُن لوگوں کو لاشیں ملی تھیں۔"  
"کچھ لاشیں۔" اُوکی کے بھیں تھیں تھا۔  
"جی۔ ماں۔۔۔ پوری دس لاشیں۔ پہلوی عربی لاشیں۔"  
"پتا نہیں کیں ہو رہا ہے یہاں؟" حیدر کو قریب کر کر وہ اس کی طرف رُکا  
درد و درد کی صورت بے بولی۔ اُپ چاہا ہوا اُپ چارے سا تھتھے  
درد و درد کی تباہیں کس قسم کے مولاں کرتے ہم سے۔"

"مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ اس نا راستے پر  
مشافوں کو پریشان کی جائے کاہی لیے ہیں سا تھلکا آ رہا تھا۔  
اسی علوی صاحب کو اُپ سہلے سے جانتے ہیں۔"  
"اچھے آدمیوں کو جانتے کے لیے یہ فرمودی نہیں ہے  
کرشما کی مدت طویل ہو۔ وہ تو فراہی کی دیر میں بیزست  
اور دُبیر سرست بن جاتے ہیں۔"

"تم اپنا پوری نظر آئی۔ حیدر نے معلوم ہوتا تھا۔ دیے ہیں میں  
کیا کہ اُس کی بہن اُس کی اس حرکت کو پسندیدی گی۔ سے۔"

"اُسے۔۔۔ بھی۔۔۔" دفعتہ ذاکر علوی چونکہ کروپلا۔  
"کہیں سیلی کو بڑا بیس نہ چلا جائے۔"  
"یقین نہیں آتا۔ ذاکر علوی نے تکہ دی بعد جبراں  
جسی کی ادازیں کیا۔" اتنا شاندار آدمی اور جسے "آجیکم  
چھڑ دی پہلے سفر کی حق۔ اُس نے جیپ اسٹارٹ کی ہی تک علوی  
کاروں کا دوڑنا ہوا آیا۔" ہم دونوں دوست ہو گئے تماں نے یہیں  
"بالکل ہوتے تھیں۔"

"تو پھر شام کی چلتے ہمارے ساتھ پچھے گا۔"  
"سہاری تھی بڑی خونخوار معلوم ہوئی ہیں۔"  
"صرف دُبیری اور دادی جان کے لیے:  
"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔"  
"یہیں ہماری گاڑی کے تیچھے چلے آئیں۔ یہی کی دُبیری  
تیجی آسی ہے۔"

"بُری۔۔۔ اچھا۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔"  
روکا اپنی گاڑی کی طرف چلا۔ حیدر شسترہ کا ذاکر علوی  
کی طرف پڑھا۔ اس کا فروارہ مند تھا۔ حیدر نے ہینڈل گھنے  
کے لیے اچھے صاحبی تھا کہ دروازہ خود بند کیا یہیں کرن  
فرمدی تھی اسی کے امکان پر غور کر تراہا ہو۔ وہ اپنے سے بولا۔  
دیکھا۔۔۔ کیا ہے؟"  
"سک شہر جانا چاہتا ہوں۔" حیدر نے کریبل۔

"دفعہ ہو جاؤ۔" فرمی تے کہہ کر دیکھ دیا۔  
حیدر نے موقع غنیمت جانا۔۔۔ کنی دنوں بعد دفعہ ۲  
جیا تو، کی خوشگوار نوبیتی تھی۔ وہ دن انگل گوم سی ایڈا ڈاکٹر  
علوی نے اس سے اس اواز کے بارے میں پوچھا۔  
"پتا نہیں لوہڑی کے ساتھ کیسا برتاؤ ہے؟" حیدر  
نے مسمی صورت بن کر کہا۔

"آپ کوں میں جا کے نے پوچھا۔" اُپ کے کے لئے ذاکر علوی پولے۔  
تو نہیں ہیں جہوں نے مصر میں دین کی مشینی نہیں کاٹتا کیا تھا  
"اُو۔۔۔ اچھا۔۔۔" وہ مسکرا یا۔۔۔ مجھے بھی صورت  
ہاف پیچانی سی معلوم ہونگی تھی۔ کریں صاحب کچھ دیر سے بھی تھے۔  
وہ تیجھے بہت کیا۔ حیدر نے رُکا سے جما۔۔۔ پہلے کوئی  
ٹالس بات نہیں ہے۔"

روکی نے گردن ہلا کر کار اسٹارٹ کی اور حیدر اپنی چیپ  
لایات پڑت آیا۔ تقریباً دو ڈھانچے نیل جلنے کے بعد پھر پیش  
کاروں کی پوری نظر آئی۔ حیدر نے معلوم ہوتا تھا۔ دیے ہیں میں  
کیا کہ اُس کی بہن اُس کی اس حرکت کو پسندیدی گی۔ سے۔

فریدی نے تھک کر اُسے آٹھا یا اور دو سوت کمرے  
تیس چالاک وہ سب ہناریا ہمید کی طرف دیکھتے رہے۔  
یہ اس کی توجیہ کر کے گا۔ وہ اس کے لئے نہیں تھا۔ ذاکر علوی نے تکہ دی بعد جبراں  
جسکرتے ہیں۔۔۔ پھر اپنکا پھر پھر کر رونا شروع کر دیتے ہیں۔  
آخری تھے پرمیکی آزاد گلوگیر ہو گئی اور دو موٹے موٹے  
غفار نہیں کے کاموں سے کاموں پر دھکا۔ اے۔۔۔ ایک شناکی  
غاموٹی کر کے کی خفا پر سلطہ بر کی تھی۔  
"بڑی عجیب بات ہے۔" دفعتہ ذاکر علوی "میں نفیت  
کی متعلمہ پہلو۔۔۔ یہیں یہ لوہڑی۔۔۔"

\* سب سے سلسلہ حیدری پر روزے کی طرف چھپتا۔ اولاد  
پر اپنے کرے کے آئی تھی یہیں دہان کوئی نہیں تھا۔ قبر سے  
کرے میں پہنچا وہ بھی خانی طا۔۔۔ بہان سے غیر روانگی کے لیے  
جڑا جی تھا کہ دروازے میں رُکا اور رُکا کا کھڑے نظر آئے۔  
یہیں اس نے جلد پڑ رہیں کیا۔

"پی آپ روشن قال گیں گی۔۔۔ از روئے نفیت اسے  
حیدر نے مفہوم لے چکے ہیں پوچھا۔  
"میں ہے۔" لوہڑی کسی چالاک عورت کی علامت  
ہو سکتی ہے جس نے کہی ان کو دھکا دیا ہے۔" ذاکر علوی  
حیدر نے اس طرح اپنے بھیں پھاڑ کر اس کا یہ جگہ سائبیے  
خود بھی اسی کے امکان پر غور کر تراہا ہو۔ وہ اپنے سے بولا۔  
تیرا خجال سے کہہ لوہڑی کی شکل کی عورت تھی۔

"لوہڑی کی شکل کی عورت؟"  
"بھی ہاں۔۔۔ بعض بھیوں کو دیکھ کر جائے کہیں لوہڑی  
یاد آتی ہیں؟"  
"جی۔۔۔ جی۔۔۔" لوہڑی صرف کسی چالاک اور عورت  
کا سبب ہو سکتی ہے۔ اس اواز کے بارے میں پوچھا۔  
"بڑی قابلِ ہوت۔۔۔ میں خاموش رہوں۔" حیدر علوی نے  
نیچے پر اکھیں لکھا۔

"ئی بھی کہہ رہی ہے۔" ذاکر علوی پولے۔  
انتے میں پھر اپنی کو دبیر کی آواز نہیں تھی دی اور دو غاموش  
ہو گئے۔ رُکا بھیت کر کر کی طرف پڑھا۔ تیکیں اتر رہے ہیں۔  
اس نے تیجھے کر کہا۔

بیگ علوی ذاکر کی طرف جواب طلب نظاوں سے دیکھ  
رہی اور حیدر نے تہیہ کر لیا تھا کہ اس پر اپنکا دُمے  
نہیں ملے گا۔ دفعتہ بُر آمدے میں قدسیوں کی آواز نہیں دی  
اور کریں فرمی دُبیر کی طرف زخم میں داخل ہوا۔  
"لوہڑی۔" حیدر نے تھیکے کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ نے۔۔۔ کب تک بہاں کھوئے رہیں کہ؟" اڑاکی  
مارت کی طرف پڑھتی ہوئی کہ میں لاری بھی تھی۔ "یہم علوی اس  
کی طرف متوجہ ہوئی جیسی میں کروکا بول پڑا۔

"ماں۔۔۔ آپ نے۔۔۔ یہم علوی نے کہا اور اس ماں آئیے  
میں حیدری تلاش رہتا رہا کیونکہ یہم علوی کے باسے میں تباہی  
خدا۔ یہم علوی سانگھا تھا۔

وہ ڈرانگ ٹرولی میں آئی۔ رڑکی اندر چلی گئی۔ لولا  
اجدید علوی ویزین میٹھے رہے۔

یہم علوی نے اس قسم کے سوالات کرنے شروع کیے  
کہ حیدری اتنی بچا کے چونکا چاہا۔ آہستہ آہستہ دوسرے سوالات

کی طرف اتری تھی جن کے جوابات وہ سب کچھ اُس پر مشتمل  
کر دیتے جو فداکار علوی سے معلوم کرتا تھا تھی۔ دفعہ ایک

معمر خاقون ڈرانگ ٹرولی میں نہیں بس رہی۔ اسی میں نہیں کی عادی  
آزادی یقینی طور پر اُن کے لیے تکمیلت وہ رہی ہوئی۔ وہ موقع  
چاروں طرف دھیتے ہوئے آخری حیدری نظری کا ڈالی۔

"یہ کون ہے؟" نہیں نے بھرا انہیں جو اواز میں  
پہنچ علوی سے پوچھا۔

"میرے دوست ہیں۔۔۔ یہم علوی نے خشک بھجے  
میں جواب دیا۔

حیدری نے بڑی بی کے چہرے پر تاکاری کے آثار دیکھے  
ایسا معلوم سوتا تھا جیسے یہم علوی کے جواب نے انہیں تکمیلت  
پہنچائی ہے۔

"وہ کب آئے گا؟" "میں نہیں جانتی" "تم نے میں پوچھا" "صریح  
نہیں کہا۔ یہم علوی باخدا ڈرانگ ٹرولی میں۔" کان پک کے  
ٹھیک نہیں تھے میں سن کر۔ یہ کیا اصلدی کرے گی۔ اے آپا جانا  
کیا ہے؟

ڑاکی طنزیہ انداز میں مسکونی یہم علوی نے اپا کی تردید نہیں  
کی پھر یہم علوی کی شورت کے جھٹکتے ہوئے بیان سے اگرچہ تھی۔

"انضات، ڈرانگ ٹرولی بیکھات ہے۔" ڈرانگ ٹرولی جو بولی۔  
"جی ہا۔۔۔" حیدری نے پڑتے غلوس سے تائید کی۔

"نفسی تکمیل نظر سے بتائیے یا جی کرمی اور دادی جان  
کو کیا بول گیا ہے؟" ڈرانگ ٹرولی نے پوچھا۔ "ماں تو ہم سہلا  
لے جی۔۔۔" حیدری کو سرا" "جیا۔۔۔" حیدری بکلا یا۔

اے بڑی بی پر رجم آ رہا تھا۔  
وہ چھپ پاپ چلائیں اور حیدری مستقر نظر دل سے  
یہم علوی کی طرف دیکھتا رہا۔

"یہ نیزاب کا فرشتہ ہے۔" جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔ "یہم  
علوی پر زرائیں اور بچہ انہوں نے اپی ساس کی شان میں قبیلے  
پڑھنا شروع کیے اور حیدری بہتر تھا۔ چرلاکی دھکا تھا ادھی جو

چائے کی ٹرالی دھکتی ہوئی کمرے میں لاری بھی تھی۔ "یہم علوی اس  
کی طرف متوجہ ہوئی جیسی میں کروکا بول پڑا۔

"کپیٹ۔۔۔ جیسے دلیں کی شیئی آندھی کے باسے میں تباہی  
"عزمور۔۔۔ عزمور۔۔۔" حیدری طبولی ساپنے کر لیا اور  
اُسے تباہی کا کار ان لوگوں نے کس طرح اس آندھی پر قابو پایا تھا

اڑاکی ان کے یہے چائے نہیں رہی۔ وہ ڈرانگ ٹرولی اور  
پیشی سے حیدری کی بہانی میں یہم علوی بھی میں  
رہی تھیں میں ان کے چھپے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اپنی  
ذکر ہے پس پر اُنہیں کچھ اپنی بڑی ہوئی ہے۔ حیدری نے اندھا کر لیا  
ختاکر دہر اڑاکی کے سامنے ساپنے کا رونا لے بیٹھنے کی عادی  
ہیں۔ ویسے اُسے تو وہ بے چاری ٹرولی میں نہیں بس رہی۔ اسی میں قبیلے  
آزادی یقینی طور پر اُن کے لیے تکمیلت وہ دھکلے پڑتے ہیں  
رہا تھا کہ انہی کو خود اپنے پا خرخ کئتے دھکلے پڑتے ہیں  
اپنے زماں میں اپنے کے اگلوں کے نکلنے دھکم دھکم سہتا ہے پھر  
اپنے بعد والوں کی حریثی پر داشت کرتا ہے اور زندگی اسی  
چھپیں ختم ہو جاتی ہے۔ اس نے اڑاکی کی طرف دکھلا۔ وہ بھی  
یہ کون ہے؟" نہیں نے بھرا انہیں جو اواز میں  
پہنچ علوی سے پوچھا۔

"میرے دوست ہیں۔۔۔ یہم علوی نے خشک بھجے  
میں جواب دیا۔

حیدری نے بڑی بی کے چہرے پر تاکاری کے آثار دیکھے  
ایسا معلوم سوتا تھا جیسے یہم علوی کے جواب نے انہیں تکمیلت  
پہنچائی ہے۔

"وہ کب آئے گا؟" "میں نہیں جانتی" "تم نے میں پوچھا" "صریح  
نہیں کہا۔ یہم علوی باخدا ڈرانگ ٹرولی میں۔" کان پک کے  
ٹھیک نہیں تھے میں سن کر۔ یہ کیا اصلدی کرے گی۔ اے آپا جانا  
کیا ہے؟

ڑاکی طنزیہ انداز میں مسکونی یہم علوی نے اپا کی تردید نہیں  
کی پھر یہم علوی کی شورت کے جھٹکتے ہوئے بیان سے اگرچہ تھی۔

"انضات، ڈرانگ ٹرولی بیکھات ہے۔" ڈرانگ ٹرولی جو بولی۔  
"جی ہا۔۔۔" حیدری نے پڑتے غلوس سے تائید کی۔

"نفسی تکمیل نظر سے بتائیے یا جی کرمی اور دادی جان  
کو کیا بول گیا ہے؟" ڈرانگ ٹرولی نے پوچھا۔

"جی۔۔۔" حیدری کو سرا" "جیا۔۔۔" حیدری بکلا یا۔

اے بڑی بی پر رجم آ رہا تھا۔  
وہ چھپ پاپ چلائیں اور حیدری مستقر نظر دل سے

یہم علوی کی طرف دیکھتا رہا۔

"یہ نیزاب کا فرشتہ ہے۔" جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔ "یہم  
علوی پر زرائیں اور بچہ انہوں نے اپی ساس کی شان میں قبیلے  
پڑھنا شروع کیے اور حیدری بہتر تھا۔ چرلاکی دھکا تھا ادھی جو

"سینی تھی دیکھیں گے۔ اپنے پہلے کیوں کہا تھا؟" رکلا  
بول پڑا۔

یہم علوی نے اُسے گھوڑ کر دیکھا لیکن وہ اپنی بات  
حقی۔۔۔ کھاڑی تیزی سے اُسے بڑھ گئی۔

"مجھ سے صاحب نہیں اُنہیں" حیدری پچھے پر یہم علوی۔

"بچی۔۔۔ ہم تکمیل چلیں گے۔۔۔" دلداری میں تباہی۔

"تو چھپ اُسے۔۔۔ کچھ دھکوں میں پڑیں۔۔۔" حیدری کا بیان  
چیز نامی۔۔۔" رُکے کہا۔

"میں نے کہہ دیا کہ اُنہیں آج نہیں جا سکتی" "تو آپ بھی پڑیں۔۔۔" اُنہیں  
خوبی میں دلداری میں تباہی۔۔۔" حیدری کا بیان  
دوست اور سماں پلٹن کی بچھتخت تھا۔ پورہ یہک بیک

"زمزک پر کریں۔۔۔" "اُنہیں اپنیں جلانا چاہتی ہیں" "حیدری نے ٹھوڑی سا  
لے کر کہا۔

"یقیناً۔۔۔ الگوہ دادی جان کے سامنے سمجھوئے نہیں کر  
سکتیں تو پچھلے کیوں کروں اُن کے سامنے" "تو اُنہیں  
بیکر۔۔۔ پڑیں۔۔۔ اُنہیں تایاں بجا گئی۔

"اوچھیں سے پہنچو" "ڈاکڑا صاحب تھے" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"اوچھا صاحب بہت بیک آدمی ہیں" "مجھ پر یہم علوی۔۔۔" حیدری کا بیان  
کہ اُنہیں بڑی سے بڑی سے چھپتے ہوئے بڑھ گئی۔۔۔" حیدری کا بیان

"اوچھا تو یہی بھی جھنچ جھنچ جھنچ" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا" "اوچھا"

"باجی خدا کے یہ نعمات نہ پھر ورنہ تفسیر  
دھری کی ذہری رہ جائے گی" اور نئے یہی سے کہا۔

"امن خاموش بیٹھو" تکہت نے کہا اور پھر مخفی  
کر کے بولی "آپ دونوں ہاتھ پر کھڑے شکار حملہ ہوتے ہیں"

"محجے شفیع ہے" "حمدہ سرا کر لے لوا۔  
میکین آپ خاموش نہ رہے تو نعمات پر نعمات

نکاحی جلی آئے گی اور میں بور جاؤں گا" اور بول پڑا۔  
"امن خاموش نہیں رہو گے" تکہت جھینگا گئی۔

"اور ہمارے خانوچی بیٹھو" ہمیں کی تکہت کر رہے ہیں" حیدر نے اس کے شانے پر ہاتھوں تکہت کر کرہا۔

"میکن اپنے کافوں کے قریب صرف تفریحی لفڑا جاتا ہے" تکہت بولی۔

"تمگر دھرے ہو" تکہت بولی۔  
"یہ کون سا کو میکس ہے باجی" "ششت آپ"

"آپ کمال پلر بی بی باجی" "بیں کھوئی کے چرسی کے فلم بینی تھکادینے والی  
تفریح ہے"

"ست تو میں بیکار آیا" اور بول۔  
"آدمی خواز میں ہمیں بھر جھی بر قبولی میں لوگ کی دیکھتے ہیں؟

"نفسیاتی نظر سے ہمیں کی ہو رکی ہے بایی؟"  
"تھیک بھی میں تھاری بایی۔ یہی کھجور میں آج

مکن اسکا کندوں میں کیا رکھا ہرتا ہے؟"  
"مجھے ہمیں اُتار دیکھے آپ لوگ۔ پیدل گھروپس  
جاوں گا"

"میں سچ مجھ تھا اُتار دوں گی" "نفسیاتی نظر سے می پیل اُتار لیں گی"

حیدر نے سوچا میں کاڑی کا رخ دوبارہ کمر کی طرف  
ذہن جاٹے لہذا وہ اُن کو بہلانے کی کوشش کرتے گئے۔ اسے

یاد آیا کہ اس نے آج کے اچاریں ایک مقامی ہوں گا تھا  
دیکھا تھا جس میں دہانے کی تکہت کر دیا گی تھا۔

"اس نے میک شود سختے کی تجربہ کیا ہے؟"  
"ہاں ۔۔۔ یہ مکن ہے تکہت بولو۔

"چلو ہی بی" اور نئے کہا۔ "حالانکہ تکہت شوکو اس  
ہوتے ہیں" "کوئی غیر ملکی بازی کرے ہے"

"امن ہر لہک میں پائے جاتے ہیں" اور بول۔

"کہاں سے میک شو" تکہت نے پوچھا۔

"ریاست پلیے۔۔۔ پاچ تج رہے ہیں" تکہت کو گھری

شاید پہلی بار آئے تھے۔ ہال میں فاصی پہلی بار تھی۔ میک شو

ایک گھنٹے کے بعد شروع ہوئے والا تھا۔ حیدر نے انہیں بتایا

کہ ہمارے کی محلی مشہور ہے۔ بڑی لذیذ دش تباہی جاتی ہے۔

تکہت پچھکھا تھے پر تباہی تباہی تباہی تباہی تباہی تباہی تباہی

پر ماں گئی۔ سارے چھ بھی سچ سچ کا پردہ سرا۔ بازی کرے۔

سرت میں طیوں خاص دیکھی افزائیں ہیں تکہت کھا تھا شیریں

کو سلام کرنا غل ایسا کھلی عیش کرنے سے پہلے اس نے

ایک تقریب تقریبیں الفاظی باری بھی دیکھا۔ حیدر کا

اندازہ تھا کہ وہ کوئی فرانسیسی بی ہو چکا ہے۔

چھلکاں کھا چکنے کے بعد حیدر نے کافی طلب کی کافی

وہ سرے ویڑے سڑوی تھی۔ اس نے فکر دان اس پر جید

کے سامنے رکھا تھا کہ حیدر کو اس کی طرف متوجہ ہو ناپڑا۔ وہ جا

چکا تھا اور حیدر شکر دان کے اندر پڑے ہوئے چھوڑے

کاروں کو گھوڑے چارا تھا جس پر سیاہ میں قصوی تھی۔ بلیک

فوس کا نشان۔ اس نے اسے دہی پڑا رہنے والی اور جو دی

شکر دان سے شکر نکال بھاگ کر سیاہیوں میں ڈالتا رہا۔ جب

نے شکر دان سے کاروں نکال کر اس کی پیشہ پر نظر ڈالی۔ پہلے

سے یاریاں ہوتے ہیں لکھا ہوا تھا۔

گوئین جب حیدر نے کہا کہ حالات میں وہ اتنی کمی کا

سماں کہنی کر سکے گا۔ اور اس کی تائید کرتا ہو گا۔ "میں

نہیں چاہتا کہ اتنا تھا دست ہم کے کردار ہو جائے لہذا

کیسی بھی بی میں بات مان لی جائے ہے۔" پھر وہ دو فون

بیٹھا رہا تھا میں اس کے لئے بھروسے تھے۔ حیدر کی طرف

وہ گھری چارا ہے۔ میں تانی والے اس کے اس پاس اگر کوئی طرح

کو اپنے کا تھا تو اس کی نفع ہو جائے۔" مچال پیٹھیاں

کے لئے بھروسے تھے اور قریب یا بیچرے تھے۔ وہ بیک فرس کا

بیال اپنے دبے دبے کافی طلب کرے جسے اس نے دھوست کی۔ اس نے اسے

پیچے سے اور سک دیکھا اور جیب اندامیں مکھانی۔ حیدر فوری

ٹوپر اس مکار است بکوئی معنی نہ پہنچا سکا۔ پھر اس نے حیدر

کی طرف با تھرٹھا دی دیکھیں دو ہی فون چلے گئے۔ پھر حیدر کو

احساس ہوا کہ اس سے غفل سرزد ہو گئی ہے۔ وہ تو بڑی طرح تھے

یہ دھست تھی۔ خامی بھی تھیم ہو جائے کی بناء پر ذرا بھی دیکھیں

تو بولوں گی۔ بڑی قوت صرف کرنی پڑتی ہوئی تھی۔ اسے سنجھاے

رکھنے ہیں۔" میں دیگا تھا۔

"چھ بڑو بھی" وہ کچھ دیر چھڑاں کے کان کے قریب

گھٹے ہے جا رہا تھا۔

"میں صرف کا نامانتا ہوں" "بیک"

"بیک یا بیک" "تو بھر گاڑا۔"

سوچا اب کسی دوسری تفریح کا ہے کارکش کرنا چاہیے۔ قریب ہی

ایک نام تھا کہ تھا۔ حیدر نے جیسے اسی کی کھدا ہوئی روکی۔

ہال میں رقص کی موسمی گوئی ریتی اور تھاں جو جو لے پڑتے ہیں

پلکوں سے لیتے پھر رہے تھے۔ حیدر کی کہا کر پاٹیں

میں تانی والے اس کے لئے بھروسے تھے۔ اسی کی دھری کو

کی تلاش تھی جس کو کسی نے بھی بھفت نہ دی۔ پھر مچال پیٹھیاں

کی گلی کی تھیں ایک بیرونی شفا کا نام تھا۔ حیدر کا

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کوئی فریضہ نہیں تھا۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

کام کی طرف بھروسے تھے۔ اس کے لئے بھروسے تھے۔

وہ خدا کے یہے مجھے والپس بھجوادو۔

"خدا کی جا بے گا تو وایسی بھی ہو جائے گی"

"یہ نہ تباہ رکیا لیکاڑا ہے؟"

"پسیں؟"

وہ رجھتا ہے جوستے دوسرے کرے میں پلی گئی۔ اس کے پڑھ کا اسے قتنے پینڈوں ویں کھڑا ساریٹ کے گھر سے گھر سے لیتا رہا۔

کچھ دیر بعد وہ والپس آئی۔ اس نے باس بھی بندیل کی اور سکن اپنی کیا تھا۔ لیکن انکھوں کے انحصار سے بیچھا دھچڑا کی تھی۔

بینڈو اسے تیز نڈوں سے دیکھتا ہو ابولا۔ چند رہیں

ونوں میں مجھے درا شست کرنے کی عادی ہو جا گئی۔

یہ دیک پسی کے چھرے پر فجیلا ہٹ کے آٹا نظر کی دلخواہ۔ میں پھر جو بول کرم پھر عوب نہیں کر سکتے۔

ہوں گے بھی کسی کو جسے تعلق پہنچ رکھتا رہا۔

البی بی عورتی پسندیں پھر کو بینڈو ملکاریا۔ "اکتم

دشلاشیں دیکھ کر بے ہوش بوجاتی تو میں تمیں بھی پریکھ کاہدہ"

پسی کے جاسانہ بنا کر شاخوں کو بندبٹ دی۔

"چلے جو بندبٹ اگئیں؟"

پسی کوچھ بکھرے بندبڑے کوچھ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اسے

گھوڑتا ہوا اس نے تھیج ٹل، رہا تھا اور رہا ہماری میں ایک جگہ وہ اس کی حززادہ آدمی کی طرح استہشیدہ تو کی طوف بڑھنے کا اور جسے بینڈو کے سامنے کھڑا کر کر کھوئی۔

پر ایک بیش سرچ کا بن دیا۔ رہا ہماری کے فرش کا ایک بلاک اپنی چکرے سے سرک لیا۔ غلام میں ایکستھت نے بخچے سریساں نظر لی۔

بینڈو نے فرش پر نٹا سرخ رہنے والے خلاف کی طرف اشارہ کر کے کیا۔ "چلو"

پسی سے اُسے ایسی نظر دیے دیکھا میںے جانا

چاتی ہو کہ نترہ اس سے خوفزدہ ہے اور اسے پر اسرا

حالات میں پر اکر قبے پھر وہ غلام میں از قی جلی کی بینڈو اس کے تھجے سریساں طے کر رہا تھا۔ سارے حصوں کے اختتام پر

وہ کر اس نے بائیں جانیں والے سے سرچ کو رہا۔ ایک سوچ کو جھیٹ کر اس سے رکا ہوا بلکہ چرانی اہلی جگہ

دالپس چلانی۔ سیال رہنی بھی ہو گئی تھی۔ دونوں ایک دوسرے

سے دو قین فٹ کے سامنے پر قابو مل رہے تھے۔

دنخڑ پینڈو بولتا۔ مجھے ہر اس عورت سے مجھت بول

"تام۔۔۔ بینڈو کسی سے اٹھتا ہو ابولا۔" اس کا

تعاقب تک کر کے پھر کیا تھے؟"

"ہم دوسرے نہیں پڑھ کر تھے"

"اور تمہارا تعاقب جاری رہا۔"

"تعاقب جاری رہا۔ انہیں ماج دے کر نکلا آج"

"متین اطیمان کو پورا پورا کہر دا ج دے کر نکلا آج"

"بی۔۔۔ بس۔"

"شٹ اپ بینڈو دو دا۔"

"دو۔۔۔ دیکھے۔۔۔ میں بینڈو۔۔۔ سفید فام مرثی سے بللا۔"

"اس سے پہنچنے کا ہم بارا چھٹھتھا یکین اس سے

نے بھی مجھے ایے نہیں کھنکوئیں کی"

پینڈو کے سوتھوں پر خصیتی میں گھکرا ہستہ نڈو دار

بھرنی اور انکھیں وحشت اندزا میں چلنے لیکن سچوہ دہی سے بچا پ

کی طرف پھیکھکا را۔" سچ جو تمہاری عورت کرتے کو دل چاہتا ہے

قریب آؤ۔"

یعنی وہ جمال تھا وہیں کھڑا رہا۔

"قریب آؤ۔۔۔ وہ اس کی انکھوں میں دیکھتا ہو اپنے ایسا

اور وہ کسی حززادہ آدمی کی طرح استہشیدہ تو کی طوف بڑھنے

کا اور جسے بینڈو کا بھرپور اکھیں کھڑک رہا۔

یہ فتنے سے بھیں اسی قریب پہنچاں کھوئیں تھیں اس کے

نیکوں؟" اس نے خونخوار انکھوں سے اسکے

"ڈرائی جن تو تم ہو چکی ہے۔۔۔"

جیدتے اُس سے آگئے نہیں کو شش نہیں کی ہے تو

پاؤں کھکھتا ہو اگلی بیکھر آیا جو موہل سے بھاگا ہے تو

پاؤں کو نہیں دیکھا۔ اس کی بھیں لیکر پیٹھ کے پاؤں کو

کر بیٹھے اڑھا گیا۔ کان میں پاؤں کا ڈالا اور اسے مٹکے

خود میں ہی عرق سر جاہاں کا بھیجا ہو ابولا۔ اس کی بیٹھانی

پر پیٹھ کی بینڈو بھٹکتے آئی تھیں۔ بڑی ورنی خورت تھی اور اپنا

سارا بیٹھ جو ہی ڈال رکھا تھا۔ وہ کوئی کھڑکیوں نہیں تھا

جلنے لگی۔ جید کو اسی لگک رہا تھا جیسے ساری آنکھیں اپنی

خون روہی ہوں۔ وہ اسے سنبھالتا ہوا بارے کا ڈرٹ پر لایا اور

خلیا مشکل پر جھاٹا ہوا پارٹھی کے لارج دیکھی۔" عید کی قوت

عقب سماں ایسے کی طرف بھی تھی۔ اس نے کالی کاری کی کھوکت

کرتے دیکھا۔ وہ اسی کے پیچے آہنی تھی۔ دفعتہ جید کو اسی

وقت سوچ لے پہنچ کر پوری رات ٹھہری میں گاہ اسے گا۔

"چھپنیوں جانی۔۔۔ جہاں جاہر نے چلو۔۔۔"

"سیری بھی کوئی نہیں ہے۔۔۔ اچھا چلو میں تھیں اور

پاؤں کی بینڈو بھٹکتے آئی تھیں۔ بڑی ورنی خورت تھی اور اپنا

سارا بیٹھ جو ہی ڈال رکھا تھا۔ وہ کوئی کھڑکیوں نہیں تھا

جلنے لگی۔ جید کو اسی لگک رہا تھا جیسے ساری آنکھیں اپنی

خون روہی ہوں۔ وہ اسے سنبھالتا ہوا بارے کا ڈرٹ پر لایا اور

خلیا مشکل پر جھاٹا ہوا پارٹھی کے لارج دیکھی۔" عید کی قوت

"ہمیں دیورت آنکھیں بھیج کر منضاں۔" ڈرائی جن

دوڑتے گا۔"

"یہ تو اس وقت صرف جیسیں کا دو دوہ پتا ہوں۔"

جید جلدی سے بولتا۔

"اچھا تو دو نوں پک ہیرے ہی گلاں میں ڈال دو۔" وہ

پاؤں کے چھپرے کی طرف اپنی ٹھکری کر دی۔

شراب ترے کے دوں گا لیکن بڑا کرم ہیں سے اٹھا کے جائے گا۔" میں اسے

"تیکل؟"

"صاحب وہ بالکل آٹھ ہو رہی ہے۔" دوپک اور پی

کر تو طوفان پر اپارے کے گی۔ میں اسی کی کسرہ گئی ہے۔ اس کا دل مل

منٹھ قاروں سے دیا جائے۔"

"چکر دو۔۔۔ دوست۔۔۔ میں اس سے بھیجا چھڑانا

چاہتا تھا۔" جید پاچ کافٹ اس کی طوف بڑھاتا ہوا بولتا،

چونکہ کے ساتھ قبول کر لیا گا۔

"آپ دو نوں پک ہیرے میں نہ لائے۔" اس نے

شورہ دیتا۔" میں اسے باتوں میں لکھتا تھا۔ آپ چپ چاپ

تکل جائیں۔" اس کے بعد تاہمیں آج ہی اس کا دا خل منٹھ قرار

دے دیا جائے۔"

پھر وہ عورت کے سامنے اٹھا ہوا اور اس سے ڈالنے میں

کے علاوہ اور کسی قسم کی شراب کے بارے میں کچھ نہیں لگا۔

"نہیں۔۔۔ وہی چاہیے۔۔۔"

کسی لڑاکے سرخستی کی طرح گزدن اکٹا۔  
دونوں ہی ایک دوسرے کو گھوڑتے ہوئے کچھ کھدید  
چلے چڑھوڑے اپنی ساختی کی یات پر متوجه ہو گیا۔ وہ لوگ اپنے  
پیچے ہال میں داخل ہو گئے۔ اب بیہاں فلور شوہر ہاتھا۔  
حیدر نے اس جوڑے کے قریب ہی والی ایک میر  
نتھیت کی۔ عورت کا انداز حمید کو کچھ فڑی سماں کر رہا تھا۔  
مرد رقص کی طرف متوجہ ہوا۔  
دفعہ میر نے دیکھا کہ عورت بچھت چھوٹ کر دئی گئی ہے۔

\*  
حیدر نے اس کے ساختی کی رویے کوڑی ہی جیت  
کے دیکھا۔ اسی لگت عنا میں اسے نہ تو اس کی پروعاہا در ن  
اس کی نکار کیا۔ جب میں لوگ اس کے بارے میں کیا ہو گیا  
وہ یہ اپنے مفت ڈھانچے پر روتے ہوئے چارہی ملتی۔  
دفعہ میر ہدایتی گھر کے سامنے اتنا اولاد کی میر کے قریب  
بیچ کر رہے ادیسے بچکا اور سپریم ہے میں بلداں قانون  
آپ کو کئی نظریت ہے؟

اس کا ساختی ایک دم اچھل کر کھو ہو گیا۔  
حیدر پر غولیور استائیں ہیں، اس کی طرف ہاتھا۔

"خاب۔۔۔ آپ بھارے بھان ہیں۔۔۔"

"میں آپ بیوگوں کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ اگر  
خالوں کی تکھیت میں بیٹاں ہیں تو ان کے لیے ماکڑا ہوں؟"  
دفعہ میر نے اس کے پونٹوں پر خفیت ہی گھرا ہٹ  
دیکھی، خطہ کا کچھ اپنے ہڑھت ہو گیا تھا۔  
"اسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ قریب کی کوئی کی طرف  
راشارہ کرتا ہو گیا۔

حیدر اس کا تکھریہ اور کے بیٹھ گیا۔

"انہیں کوئی خاص تکھیت نہیں ہے۔۔۔ عورت کے  
سامنی ہے ہم۔۔۔ بیہاں اُرکٹوں و نکن بھی شامل ہے۔۔۔"

"ولمن۔۔۔ حمید میوڑک کی طرف توہہ میدوں کی تباہ  
بولا۔۔۔ ہال۔۔۔ ہے۔۔۔ تو۔۔۔"

"ولمن کی آفات کا ان کے ذہن پر خاص اثر ہوتا ہے۔۔۔  
کوئی ترجیحی ہے؟"

"ہال۔۔۔ ان کا ایک اڑائی دوست والمن کیا تجھے  
مرگیا تھا۔۔۔"

"اں طرح تو آپ ہم سب کو خڑے ہیں ڈال دیں گے۔"  
چھم میں جاؤ۔۔۔ وہ احتشامیہ الہ اور سکسی کا بازو  
پیکار دوانے کی طرف پر منتظر ہوا ہوا۔۔۔ میں کچھ دیر کے لیے  
بامہ جارہا ہوں۔۔۔ تیسیں اس عمارت کو اس چکے لائق تک  
دینا ہے اور میں۔۔۔"

حیدر نے کچھ دوڑ جانے کے بعد محسوس کیا کہ اب اس کے  
چھوڑے اور کوئی گھڑی نہیں ہے۔۔۔ اپنی جیب ایک بار روک  
کر وہ تیچھے مرے۔۔۔ دوڑک سکل تاریک تھی۔۔۔ دفعہ اسے  
اپنے اور پرے سے تھا خاشختا آیا۔۔۔ آخر طرح لکھ جائے کیا کیا  
عورت تھی؟۔۔۔ بیک فریں کی ہم سچائی ہوئی اطلاع کا یہ  
مطلوب تو نہیں تھا کہ گوئشہ عافت کا سارہ ستر۔۔۔ کہ انکی تو  
دیکھنا ہی جاہے سے خاکہ وہ لوگ تھا کہ مقدمہ کے تحت  
کر رہے ہے۔۔۔ یہ بیک بھٹاکر اس نے کاڑی پر جھری  
طرف موڑ دی۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ میدھے ریاضی ملہا ہے۔۔۔  
اگر یہ معاملہ اسی سے تعلق رکھتا ہے تو نہیں پڑھے۔۔۔

کم سے سر پر چھپلی سوا رہو گی۔۔۔ نظڑا۔۔۔ اس طرح ذہن میں  
ایسا تھا جیسے وہ دافق وقار کا سوال ہو۔۔۔ ہرنا تو یہ جاہے سے تھا اور  
اسی پڑھنے سوچتا کہ تھا کہ رکھتے والے بیک فریں کے  
کسی بھر کی ظفر اس اپنے ہیں۔۔۔ وہ راما را ہٹھ کی طرف پر ہٹھا رہا۔۔۔  
ان دونوں اس کے ذہن کی عجیب حالات میں۔۔۔ وہ بھر جن اسافی  
بیجانی چار سے کامائل ہیں رہا تھا۔۔۔ اس کی خواہش تھی کہ کسی  
طرح ساری دنیا کی زندگی قریب میں تھی کہ سر سید قافم اقام کے  
پیغامے اڑا دیں۔۔۔ سبی دم حق کو رکھ دشیں والے معاملے کو  
کی خوبی داں معاملہ سمجھتے تھا۔۔۔ وہ نئی اور قوی ہی ثابت  
سے ہر پور پور کو سوچیے جائے تھا اور جیپ کو فونک کی طرح اڑی  
جا بھی تھی۔۔۔ پھر وہ سیاہ کے سامنے ہی جا رکھا اور کہا ایک

ازتے اترتے قوی بندوق کو خفیت سا جھنک کا کپڑہ ایک  
شیدقام عورت سے نظریں پاڑیں ہوئیں۔۔۔ عورت میں۔۔۔  
داشل گئی تھی۔۔۔ اس نے سچا ساری بیٹنیاں کی طرف کو  
فریڈی اور اس کے آدمی خڑناک لوگ ہیں۔۔۔

خطناک ہی نہیں بلکہ ذہن میں۔۔۔  
ہر وہ اس کے ساختی کو دیکھتے رہا۔۔۔ وہ جانشی پھر کو اور پھر سے  
لے اس والاتھ۔۔۔ اس سے نظر می خرا مخواہ حیدر کو حساس  
ہا۔۔۔ بیسے وہ اس کو جیچ کر رہا ہو۔۔۔ قیرزادی طور پر حیدر نے

لیکن وہ کچھ تحریر سانظر آ رہا تھا۔  
"یہ کھوں کافارم ہے اور کچھ نہیں۔۔۔ پسند ڈا۔۔۔ سے  
گھوٹا ہجڑا غیر ہے۔۔۔"

"یہ نہیں کچھ چیفٹ" دوسرے غیر ملکی کے لیے  
میں تھیر خدا۔۔۔"

"جیز الڑا نے مجھے اطلاع دی تھی کہ کوئی فریڈی کا  
اس سنت شہر میں دکھانی دیا ہے۔۔۔ میں تکھا اسے گھر نے کی  
کو کشش کر دی۔۔۔ کوئی تھنے صانع کرنے کے بعد کچھ دیکھا۔۔۔  
وابس اسکر اطلاع دی کہ اس کا بھی تعاقب کیا جا رہا تھا۔۔۔ لہذا  
وہ اپنے آدمیوں سمیت واپس آگئا۔۔۔"

دراز قدر غیر ملکی نے پر لشکر انداز میں سرکوبیں  
اس عمارت سے سب کچھ بیہاں غفلت کر دو۔۔۔ لاشیں  
وہیں جھوڑ دینا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔" دراز قدر غیر ملکی اچھل پڑا۔۔۔  
پیسی نے تھقہ کیا۔۔۔ پسند ڈا کے چہرے سے  
اہ اصلیم ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے غصے پر قابو پائے کی کوشش  
کر رہا ہے۔۔۔"

"محیری ہے۔۔۔ وہ بھائی ہوئی اواز میں بولا۔۔۔ لکھنہیں  
قتل نہیں رکھتا۔۔۔"

"کیوں؟ کسی محیری؟"

جب تک کوئی دوسری عورت میں جائے بھی نہیں  
قتل نہیں رکھتے اور دیے جیسی دلچسپی دیا جائے تو دوکر کام  
کرنا ہے کیونکہ مجھے کچھ کھوں کا اچارج نہیں کیا ہے۔۔۔ مجھے  
پہلے والا اچارج ان کھوں کے بھی نہیں داں کھا تھا۔۔۔"

"بیہاں بیا دار ہے پور قوم لوگ؟"

"تم مجھے امکل کر کے بیہاں لاتی ہو۔۔۔ لہذا تم بھی تناول کر  
جیسے بیہاں کیا رہا ہے؟"

"بھرہ تیار۔۔۔ مجھے اس کی بھی فکر نہیں۔۔۔"

"یہ نے پہلے ہی اندازہ کریا تھا کہ کس صرف  
بیہاں کا تھا علی ہو؟"

"فہر سے مخاطب ہے۔۔۔"

"یہ طلب؟"

"یہ کی وقت بھی نہیں قتل کر سکتی ہوں۔۔۔"

پسند ڈا نے تھقہ کیا۔۔۔ طول تھقہ جو اس تھا کہ مددوی  
فضا میں بیٹا بھائیں تک رہا تھا۔۔۔

بھی تی کھڑی اسے گھوڑی بھی۔۔۔

"آ۔۔۔ وہ بالآخر اس کا یا زد پر کھنچا ہوا ہوا۔۔۔

وہ ایک سرخ ٹکے لے کر تھے پھر نے کی دوسری عمارت  
تیں پہنچے۔۔۔ بیہاں ایک دراز قدر غیر ملکی نے ان کا استقبال کیا

عورت اب بھی روئے جا رہی تھی۔

"عورت کے ذہن کو سمجھنا بہت مشکل ہے" "جمید  
نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

عورت نے چیرے سے باقہ ہلائے اور اس کی ہاتھ  
و کھنپتے تھے۔ آنسوؤں سے بھری ہوئی تری ٹھنڈیں بیٹھیں۔

"تمہاری قوم پر تھڑتا نے ٹھنڈا پانی نہیں آتا رہا۔"  
وہ ٹھنڈا نہیں بیٹھیں۔ میہدیاں تھڑکو فری طور پر الماظ  
زد سے سکا۔ چھپاں نے روپاں سے آنسو خشک کر دیا۔

اور جمید پر کو ٹھوکری رہی۔  
"کیا تم گھایا ہیں؟" اندر نے جید سے پوچھا۔

"بھول تو نہیں لیکن دوستوں کے لیے گائیڈ کے فرانش  
بھی ایجاد دے سکوں گا۔"

"لیکن یہاں تو کون ایسی ٹھنڈیں جس کے لیے گائیڈ  
کی ضرورت پڑیں آئے۔"

"یہاں دو قبریں ہیں۔"

"قریں؟" "ہاں دو محبت کرنے والوں کی قبریں جن کے لگت۔  
گھر کھا کئے جاتے ہیں۔"

"کیا خاص بات ہے اُن قبوریں میں؟"

"ہماری قوم کے پاگل پن کی تاثر پر شدید ہے۔ ان  
قبوں میں۔"

"یہ نہیں سمجھا۔ مرد نے متین اُندازیں ملکیں جو چاہیں۔  
ہماری قوم محبت کرنے والوں کو مارڈا می ہے۔"

"دن کر دیتی بنے چھاؤں کے خوبصورت مقبرے قیصر کی ہے۔  
ہیر شاعر ان پر گلیت لکھتے ہیں پھر صفت اُن کی کہاں ہے۔

سبلوں مارڈا اسٹوں۔" قریڈی بوللا۔  
"بڑی بیک بات ہے۔"

"ہے تا پاگل ہیں۔"

"پاگل۔"

"لیکن نہیں۔ یہاں را فلاسفہ ہے۔ وہ دو قبور اگر بل  
بیٹھے تو صرف بچت پیدا کرتے۔ لگتوں اور کہاں نہیں کا  
موٹھیں تین سکتے۔ بھی بھلاتے کے لیے ارجوں دیکھتے

کے لیے کہاں ہیں بھی ترقی مزدرویات میں شامل ہیں۔"  
"مددار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ وہ حمید کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے۔ پیدا کیجئے گے؟"

"خدا نے میری قوم پر ٹھنڈا پانی آتا رہے۔"

"تو تم چھی قوم پرست ہو۔"

"بڑے فخر کے ساتھ" جید نے گزد اُن کرو۔

اس نے دیکھ کر سے اسکی اوڑشاپیں لکھتے کوکھا۔

"میں بھی نہیں پیوں گی۔" عورت بھرائی ہوئی آمدیں بیٹھیں۔

"میں بھی ہامیں نہیں ٹھنڈیں۔" میہدیاں تھڑکو فری طور پر الماظ  
زد سے سکا۔ چھپاں نے روپاں سے آنسو خشک کر دیا۔

اور جمید پر کو ٹھوکری رہی۔

"کیا تم گھایا ہیں؟" اندر نے جید سے پوچھا۔

"بھول تو نہیں لیکن دوستوں کے لیے گائیڈ کے فرانش  
بھی ایجاد دے سکوں گا۔"

"لیکن یہاں تو کون ایسی ٹھنڈیں جس کے لیے گائیڈ  
کی ضرورت پڑیں آئے۔"

"یہاں دو قبریں ہیں۔"

"قریں؟" "ہاں دو محبت کرنے والوں کی قبریں جن کے لگت۔  
گھر کھا کئے جاتے ہیں۔"

"کیا خاص بات ہے اُن قبوریں میں؟"

"ہماری قوم کے پاگل پن کی تاثر پر شدید ہے۔ ان  
قبوں میں۔"

"یہ نہیں سمجھا۔ مرد نے متین اُندازیں ملکیں جو چاہیں۔  
ہماری قوم محبت کرنے والوں کو مارڈا می ہے۔"

"دن کر دیتی بنے چھاؤں کے خوبصورت مقبرے قیصر کی ہے۔  
ہیر شاعر ان پر گلیت لکھتے ہیں پھر صفت اُن کی کہاں ہے۔

بیٹھے ہو۔" سیلو بارڈا اسٹوں۔

"ہارڈ اسٹوں۔" قریڈی بوللا۔  
"بڑی بیک بات ہے۔"

"ہے تا پاگل ہیں۔"

"پاگل۔"

"لیکن نہیں۔ یہاں را فلاسفہ ہے۔ وہ دو قبور اگر بل  
بیٹھے تو صرف بچت پیدا کرتے۔ لگتوں اور کہاں نہیں کا  
موٹھیں تین سکتے۔ بھی بھلاتے کے لیے ارجوں دیکھتے

کے لیے کہاں ہیں بھی ترقی مزدرویات میں شامل ہیں۔"  
"مددار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ وہ حمید کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے۔ پیدا کیجئے گے؟"

"خدا نے میری قوم پر ٹھنڈا پانی آتا رہے۔"

کے بھی گھر جیت پر فرار رہی۔

"یہ تم سے استھانی تھیں بھول کر تم ایسا کرو۔"  
اوڑی جامی خفیتیں کھو بیٹھے ہیں ساری زندگی پر جو ہو۔

"پھر تباہ بیٹھ کر کوئی؟" ریسا کاٹے کہا اور دلوں  
اٹھلے سے چھوڑ دیا۔

"اپنے شکھ قبان کے بغیر کاری دوسروں کے دکھ۔  
تین بانٹ سختی کے سیکھ کھو بیٹھے ہیں۔

فریڈی سلیے ہیں کے انداز تھریں مکھا پیکھے  
چار بھاٹا۔ دفتر ریسا کاٹے کہا اور کھلے۔

سکھاں کاٹ کر سکھا یا اور اس میزکی طرف متوجہ ہو گیا جس  
پہ شیشے کے کچھ آلات۔ رکھتے ہوئے تھے۔

\* \* \*

عورت نے جید کے لیے کافی سلکوائی تھی اور مردانے  
دوں کو باری باری گھوٹے چار بھاٹا۔ جید نے گھوٹاں  
عورت اسے دڑا پر اپنی اٹھنیں لے رہی۔ کچھ دیکھ دیں۔

مرد اٹھا اور آہستہ اہستہ جتنا چھوٹا ٹھنڈا کہا پہنچا۔ جید  
اپنے لکھیوں سے دیکھتے رہا۔ کبھی بھی عورت کی طرف متوجہ  
بوجھا تھا جس کاٹے اسے خرچ کیا۔ اس کے لیے تھی تھی۔ اس کی

آنکھیں پھٹ کھوئیں لیکن تہیں اس سے کیا فائدہ؟"  
خالی میں دوپ کرنا پہنچے اس پاس سے بے پھر بھوئی ہو۔

جید نے دیکھا کہ مرد کا فٹ پر کوئی کوون کر رہا ہے۔  
فی الحال یاں کے لیے کوئی ایسی اہم بات نہیں تھی جو رہے۔

اُس شاخن کی طرف متوجہ پڑا جو ہوئی خفیتیں درست کردیں  
اپ کے ساتھی کچھ جڑ پڑھے سمعون ہوتے ہیں۔"

"اُول یا دو ٹھنڈے چھنک پڑتی۔  
کیا نہیں غل میں ہوئے چھنک پڑتی۔

"نہیں۔" کیوں نہیں؟"

تب شاید مجھے خود کشی کرنی پڑے۔" وہ دوبل اولین  
کھوں سے خلا میں گھوٹو ہوئی تو بھی۔

مرد جلدی بیا اپس آگئا۔ اب جید نے اس کی طرف دیکھا  
تک نہیں۔ بدستور عورت ہی سے باتیں کیے چلا گیا۔ دو اسے

ارڈ گرڈ کے دوسروں سے خوبی گھوڑتھا لٹا لٹل کے بارے میں  
بیٹھا رہا تھا اور وہ بھی اسی طرح من رہی۔ بھیجا ری

لقطا تھا۔ نہیں کر لیتا جا۔ سی بھر۔  
دفتر مدد میز پر باقہ مار کر بیٹھی۔

کم جم کی معلج کے لیے منکر بن گئی ہے۔ فریڈی

گر کے مطلع کر کر دو پھر کھویں داپس پیلا گیا اور اس سے کھوکھ  
وہ دوسری بھاڑیات پہنچے تک نہیں ہوئی تین تمام کرے۔

--- اور دیا یہ آں آں ٹھنڈی طرف اٹھنے کے بعد کہ پھر قادر سے  
اور اپنی طرف اٹھنے کے لیے کہا۔

چاری ہے شکل کی زیریں میں تمام کاہ میں داخل ہو گئی۔ کہاں  
کاظماں میں جھوٹ کا توہن کاٹا۔

کاظماں کاٹ کر توہن کاٹا۔

"جسے ایسی اگناد دینے والی باتوں سے دیکھی نہیں"

"اپنے کان پر کرو۔" عورت کے لیے میں بے پرواہ تھی۔

"پسی۔"

"بودست کرو۔"

"جسید نے محسوس کیا کہ وہ اندر بی اندر بیمار تیج و تاب

کھارا ہے۔ اس نے چلنا ہرگز سمجھتے ہیں۔ اس

کے ساختی کی مکارا بہت جسمی کو جھیلنے لئے میکن خود میں اپنی ملکت

ہیسا تھا اور مشکلیاں چیخنے لی تھیں۔ ٹھیک اسی وقت ایک دلہلا

قد سفید فامِ جسمی ان کی زیر کے قریب آیا۔

"کیوں؟" مرد اس کی طرف دیکھ رکھا۔

اور وہ سر ہلاتا ہجھا جو جسی کڑی پر بیٹھ گی۔ یہ جسید کے

مقابل تھی۔

"یہ شریعت آفی ابھی ایسی ہمارا دوست نہیں ہے۔ اس نے

جسید کی طرف اشارہ کر کے نوازدے سے کہا۔

"خوب ہے نوازدہ مکارا۔

"میرا نامِ نیپور ہے۔ ڈاکٹر نیپور، جسید مودودی، اکھر پکارا۔

"میں وسیں بھوک میری دس نے نوازدہ نے مصلحتی

کے لیے باختہ بڑھایا۔

جسید اس سے مصالحت کر کے اپنی داسی تھیں سہلانے

لگا۔ نوازدہ کے دامنے باختہ پر نظر پڑی۔ وہ اپنی اگناد سال ہی سے

ہجئے تھا۔

"تمباری کی اگناد تھی کا جریا کھل گیا ہے۔" جسید نے

اس سے کہا۔

"کیوں؟" اس نے اگناد پر نظر ڈالتے ہوئے بیچھا۔

"میری تھیں میں بچھی تھی۔"

"تم کی پیوں کے جیسی؟" عورت کے ساختی نے نوازدہ

پر بچھا۔

دقعہ جسید کی کی پیشہ کا سہنگ کیا ہے۔

محسوس کیا جیسے یہ بیک اس کے باختہ پڑی۔ صلیب پر

گئے ہوں اور سریوں کی ہڈی کو میرا صارف کھنے اس کے بیسے سے جاہر ہو۔

اور ذہنی سی دری میں یہ عالم ہو گا کہ وہ دیکھتے اور سنتے کے

علاءہ اور سی قسم کی حس خود میں نہیں پارا تھا۔

دفعہ نوازدہ نے اس کی طرف باختہ بڑھا کر کہا۔

دوست کی ناش بھوک ہے۔

جسید نے کچھ کہنا چاہا لیکن زبان نے جذبیتی دی کی۔

ریڑھ کی ہڈی سے عجیب قسم کی سنسنی پورے ہے جسے میں منظر ہے۔

جنہیں کو جسید کو گاڑی سے نکالا اور ایک غارتہ۔" نہیں  
چلے۔ عورت ان کے بچھے چل رہی تھی۔ "رہے۔" دھولان  
و دھوان ہر رہا تھا۔ وہ اس اس کے ساختہ گھس جا رہا تھا۔  
حال کی خیرتی اور نہ مستقیل کی بُکر۔ وہ اسے ایک بُرے  
کھسے میں لائے جیسا بہت ہی عدالت کا فرش پر ملکے سے  
لکھا گیا تھا۔ جسید کو ایک صوفی پر ڈال دیا گی۔ عورت کا  
ساختی اُسے فاختہ نظر والوں سے دیکھ رہا تھا۔

"اب معاملے کی بات پر آجائی۔" عورت کے ساختی  
نے بے آدمی سے کہا۔ "گراہم کے کافقات کمال رکھنے کے لیے ہیں" الجسید  
نے جسید کو گھوڑتے ہوئے پوچھا۔  
"اُوہ۔"

"قوڑا" اُل دو۔" عورت کا ساختی گز ایا۔" جو ایک  
شک دینا میرا محبوب ترین شغل ہے۔  
"تو یہ بات ہے۔" جسید سر کل رکلا۔  
"گراہم کے کافقات۔"

"یہ نہیں جانتا۔ اتنی بُر جیزی صرف میرے چھیٹ  
کی ذات تک حدود ہوئی ہیں۔"

"تم جھٹے سوڑ۔"  
"اچھی بات ہے تو تم ایک شک کاٹ کر لکھنے کی تیاریاں  
شروع کر دو۔" میں تکلیف سے پبلک رجھوت پولن دہوں گا۔  
"کیا مطلب؟"

"غما ہے جب بچھے معلوم ہی نہیں تو اس تکلیف سے  
ترچھا چڑھا شے کے لیے میں اکوٹ پانچ مقامات کے نام دیتا  
رہوں گا اور تمہارے آدمی پر بیان ہوتے پھر گے۔"  
"خوڑی جوڑنک کوئی بچھے پبلک رجھوت پیٹھے کھا۔  
کے ساختی کوچھ اشارہ کیا اور وہ دونوں ہی دروازے کی طرف  
بڑھے۔ دروازے پر لگ کر عورت کا ساختی جسید کی طرف مڑا۔  
"اگر تم نے کمرے سے پاہر لکھنے کی حرثات کی تو اپنی  
موت ہی کو دعوت دو گے۔"

"میرا اسکوں ارادہ نہیں۔" جسید نے بے پرواہ سے  
کہا اور عورت کوچھ کر مکارست کا عورت کی انہوں میں  
انہیں کے آثار تھے۔ اس نے مڑکر دروازے کی طرف دیکھا  
وہ دونوں چاٹھے تھے۔

"عجیب امن دستوں سے سالق پر لے۔" جسید یا  
"تم کون ہو؟ اور یہ لوگ تھے کیا چاہتے ہیں؟"  
عورت نے بھرتی ہجھی آوازیں پوچھا۔  
"اس سوال کا جواب اتنا لفڑتہ ہو گا کہ تم تیر پھائیں۔"

وقت اڑادی پر اشنازہ ہو رہی تھی۔ وہ سی بے میں چھپا شے  
کی طرح پکیں جیسا کہا رہا۔ عورت بھی اسے مختار نظر والوں سے  
دیکھ رہی تھی۔

"وہ تھوڑی کی ہو گی؟" بالآخر اس نے بھی پوچھا۔  
"ایچن لوگ کافی ہی کوچھ بھوٹ ہو جاتے ہیں۔ اس  
کے ساختی کی مکارا بہت جسمی کو جھیلنے لئے میکن خود میں اپنی  
ہیسا تھا اور مشکلیاں چیخنے لی تھیں۔ ٹھیک اسی وقت ایک دلہلا  
تھے جسید خام جسمی ان کی زیر کے قریب آیا۔

"کیوں؟" مرد اس کی طرف دیکھ رکھا۔  
اور وہ سر ہلاتا ہجھا جو جسی کڑی پر بیٹھ گی۔ یہ جسید کے  
 مقابل تھی۔

"یہ شریعت آفی ابھی ایسی ہمارا دوست نہیں ہے۔ اس نے  
جسید کی طرف اشارہ کر کے نوازدے سے کہا۔  
"خوب ہے نوازدہ مکارا۔

"میرا نامِ نیپور ہے۔ ڈاکٹر نیپور، جسید مودودی، اکھر پکارا۔  
میں وسیں بھوک میری دس نے نوازدہ نے مصلحتی  
کے لیے باختہ بڑھایا۔

جسید اس سے مصالحت کر کے اپنی داسی تھیں سہلانے  
لگا۔ نوازدہ کے دامنے باختہ پر نظر پڑی۔ وہ اپنی اگناد سال ہی سے  
ہجئے تھا۔

"تمباری کی اگناد تھی کا جریا کھل گیا ہے۔" جسید نے  
اس سے کہا۔

"کیوں؟" اس نے اگناد پر نظر ڈالتے ہوئے بیچھا۔  
"میری تھیں میں بچھی تھی۔"  
"تم کی پیوں کے جیسی؟" عورت کے ساختی نے نوازدہ  
پر بچھا۔

حمدیہ بھی پاپ شکار کر دوسرا طرف دیکھنے لگا تھا۔  
و فرشتہ فریدی حمیدی طرف مُواکِبلا۔ سیما خالی ہے کہ  
ویم پینڈو خالی سرحد پور کے میر قائد طریقہ بیان دلخواہ ہے۔  
فریدی نے قریب پہنچ کر فائل سے ایک فارمنکالا  
جس کے اوپر پایسی گوشے سے ایک نصویر جیکی ہوئی تھی تھویر  
پہنچنے پڑتے ہی حمیدی پہنچ پڑا۔  
لذکور ہے کہ تھا؟ فریدی نے پوچھا۔

"سوسنہ سی خدا... عورت نے اسی کا نام لیا تھا۔"  
ویم پینڈو فریدی اُس کی آنکھوں تک دھکتا ہو گیا۔  
لگائیں کے لالک ہیں آپ چدھر سے جائیں دلخواہ ہیں۔  
"مُکْرَمَةٌ" اپنے جانتے ہیں؟

"جن لوگوں سے سالیق ہے۔" فریدی مُجلہ پورا کیے  
لیغ خاموش ہرگی حمیدی اُسے مستقرہ نظردار سے دیکھ جا رہا۔  
"یہ بہت بجا ہو گکھلی رات اُن لوگوں سے ان کا  
سراغ کھو دیا۔" فریدی کچھ دیکھ بول۔ "دوسری گاؤڑی سے  
فائز کے اُن کی گاؤڑی کا ایک دصل بیکار کر دیا تھا۔"  
آپ لیگا در لاحشوں کی بات کر رہے تھے "یہ بہت  
کر بول۔

"وہ پینڈو بی کا کارناہم ہو سکتا ہے۔" مجھے اطلاع ہی  
لیں کوہہ ایک پروپریٹی ملک تک پہنچ گیا ہے۔  
اس نے اس کا اطلاع کھو دیا۔ اس کشکی ای اطلاع اُس نے مجھے  
تین چاروں پلے دی تھی۔  
"اور آپ کا یہ ایجنت...?"

"تم اس کی تکون کرو۔ بیک فرز ایک عالمی نیٹ ہے۔  
کہا۔" حمیدی پچل پڑا۔

"میرے سے ایجنت نہ اطلاع دی تھی کیونکہ پینڈو بیان  
کے معاہلات کرنے کے لیے میکن کیا گیا ہے۔ وہ لوگ  
شہزادوں کے اتساویں نہیں تھے اُس کی باقی  
بھائیوں میں گھلنے لگا ہے۔"

"آپ نے گیارہ لاٹھوں کا تدرکو کیا تھا؟"  
میرے اخال ہے کچہرہ پڑو سی لالک سے عرقانی طریقہ  
یہاں دا ظل ہوا ہے اس کے لیے اُس نے وہی کو اشترے  
سے مدد ملاں کی ہوئی۔ میرے لائس چرم نے دیافت کی تھی پہنچار  
کی پہنچ کے سطاقی کسی سریع الاقریبہ کا کارناٹی۔ زبرخاری  
طریقہ استعمال کیا تھا۔ سمجھی کے ایک باریک سے زخم کردی  
خون میں شامل ہوا تھا۔

"تو آپ کہنا چاہتے ہیں کہ جس نے اُسے صرحد پار  
کر لائے ہیں اُس نے قوم کر دیا۔"  
میرے اخال ہے اور چھرماقی سیلہ کا  
روکنے کی کوشش کی اور اسے گھنے۔ ان کے چہوں سے نائی کی  
کی گولیاں برا آمد ہوئیں پینڈو کی بہت پرانی مادت کے قتل

حمیدی بھی پاپ شکار کر دوسرا طرف دیکھنے لگا تھا۔  
و فرشتہ فریدی حمیدی طرف مُواکِبلا۔ سیما خالی ہے کہ  
ویم پینڈو خالی سرحد پور کے میر قائد طریقہ بیان دلخواہ ہے۔  
فریدی نے قریب پہنچ کر فائل سے ایک فارمنکالا  
جس کے اوپر پایسی گوشے سے ایک نصویر جیکی ہوئی تھی تھویر  
پہنچنے پڑتے ہی حمیدی پہنچ پڑا۔

"جن لوگوں سے سالیق ہے۔" فریدی مُجلہ پورا کیے  
لیغ خاموش ہرگی حمیدی اُسے مستقرہ نظردار سے دیکھ جا رہا۔  
"یہ بہت بجا ہو گکھلی رات اُن لوگوں سے ان کا  
سراغ کھو دیا۔" فریدی کچھ دیکھ بول۔ "دوسری گاؤڑی سے  
فائز کے اُن کی گاؤڑی کا ایک دصل بیکار کر دیا تھا۔"  
آپ لیگا در لاحشوں کی بات کر رہے تھے "یہ بہت  
کر بول۔

"وہ پینڈو بی کا کارناہم ہو سکتا ہے۔" مجھے اطلاع ہی  
لیں کوہہ ایک پروپریٹی ملک تک پہنچ گیا ہے۔  
اس کی ساری سیلہ کے اسٹیلیں خلائق کے کھنکتے کہتے  
ہیں کہ اس سے بھروسے ہے؟

وہ فریدی بھی کے انداز میں چونک کر اپنے انداز  
تک بولتا۔ بڑے درخت کی خورت تھی۔  
"بکواس سوت کرو۔" فریدی کا انتہی پکڑ کیا۔  
پینڈو مجھے اتساویں نہیں تھا تھا اُس کی باقی  
بھائیوں میں گھلنے لگا ہے۔

فریدی کوکی کو طرف مُواکِبلا۔ اس وقت وہ دلوں میں  
کے پیارا بیٹے میں تھے۔

حمدیت ہے بے پروانی سے شانز کو مجھیش دی اور  
بختا ہو را پاپ شکارے کہا۔

و فرشتہ فریدی کو کے چالاگی۔ حمید سوچ را تھا کہ  
اُس سے پھر شہر ہی وہیں ہماچا سی۔ ایک باریک طویل کے  
گھر اسے کیا دی آئی تھی۔ مجھی کے ایک باریک سے زخم کردی  
خون میں شامل ہوا تھا۔

"تو آپ کہنا چاہتے ہیں کہ جس نے اُسے صرحد پار

کی طرف ہوئے کس طرح بھی درست نہیں بلکہ اور اپنا موڑ درست  
کرنے کے لیے پاپ میں بیباک ہوئے تھا۔

فریدی اُسے دیکھے جا رہا تھا۔

حمدیت اپنی آواز میں قصیداً پیار کے بولا۔ اس کے  
بعد انہوں نے کوئی بلیکی سی جیسے جیسے پر مجھیں کے  
تھیں ہوئے۔ مجھے ایک کاروں میں ڈالا گیا۔ جاہڑی حرکت میں آئی  
اور کسی طرف پہنچ پڑی۔ میکھوں میں اتنی شدید تکلیف تھی کہ میں

ان کی دھمکی کی تصدیق کی جی ہیں کو سکھا تھا۔

"رکسی و مکی؟"

سخوڑے اور اسے ٹوٹ شوعلی نظردار سے دیکھتا رہا۔ اتنے  
تین وہ دلوں اگئے پینڈو نے مجھے نظردار سے عورت کو  
دیکھا تھا۔ حمید اپنے دل کا اس وقت ایک بھی مجھے کامنی  
سے خوش دھکیں دیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ کہاں پھنسا تھا  
کی جیز بی کا اٹھا رہا تھا لیکن وہ قین کے سانچہ پہنچتا تھا  
کہ وہ نیت خوشنگوار نہیں تھی۔

و فرشتہ دنے جسیکہ قطب کر کے کہا۔

"اگر تم نہیں جانتے تو تمہارا دن فضول ہے۔" حمید کر کے کہا۔

"میں نے تجھی بات تھیں بتا دی۔" حمید بول۔

"لیکن تم اس طرح نہیں جا سکو گے کہ اس عمارت کی  
نشانہ بھی کرنے کے قابل رہ جاؤ۔"

نکیا طلب؟"

"میں نہیں انہا کر کے کی ملک پر پہنچنے اکمل ہے۔"  
درست میں کسی حال میں بھی بھرپور نہیں تھا۔ آخر قدر کوئی نہیں  
ہے۔ ریسے پینڈو سوت سے مجھے خدا ناک لگتا ہے۔

"کون؟" فریدی بھی یہ نک پڑتا۔

پینڈو۔

فریدی کوئی سے اُٹھا کیا۔  
سیما اس نے تھیں تباکار دو ہم پینڈو ہے۔

"اوہ۔ آپ پر بے قائم سے واقع ہیں۔"

"چچ کچھ بھی پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔"  
جی نہیں بھی وہ دلوں کر سے سے پلے گا۔

اس کی ساتھی عورت نے اس کا نام لیا تھا۔

"پرچم پیالہ تک کیتھا سمجھے۔" فریدی بڑا یا۔

"تو یہ بات ہے۔" فریدی بڑا یا۔

متعاف کر دیجے آئندہ اوصوڑی کا رُخ رُوز گا۔

"کہیں۔ توب بیک داعی کیوں خدا ہو گیا۔"

فریدی کچھ بھرپور نہیں تھا۔ اس کی پیشانی پر سلوشیں  
جواہ نہیں رکھتا۔

جسیں اس کے نہیں کے اندازی بنا دیں تھا۔

68

کرنے کے بعد باکل پاکمل کی طرح لاشول کو اور جیر ڈالنا چاہتا ہے۔  
امنیں سچھر دیتا ہے:

"اور اس نے مجھے بخش دیا۔" حمید سرپاکر بولا۔

"اب مسلم ہمارے کو مدد نہیں کے کافی تھا۔ مصل کرنا  
میں داخل ہترتے نہیں دیکھتا۔"

"اُسے کوئی سمجھتا ہے؟ تباہیں کس جتنی کو مجھ پر مسلط کر  
دیا گیا ہے؟"

"یہ صورت حال پر داشت نہیں کی جاسکتی۔"  
ومن سے اُسے بے چارگی سے دیکھا۔

"ایسا تم پر داشت کر سکتے ہو؟" فوارد نے اُس سے  
سوال کیا۔

"کوئی بھی پرداشت نہیں کر سکتا۔"  
پیغمبر نے کہا ہے: "ہمارا کوئی سے دیکھنے کے لیے؟"

"میں۔" وہ خشک ہر نہیں پر زبان پھر کر بولا۔ "میں  
کیا کر سکتی ہوں؟"

"تم ان الجبیریوں میں پڑتے کی جیاتے اس پر ذر کرو و کہ  
پیندو نے تھیں پکڑتے کے بعد اس طرح چھوڑ کر دیا۔"

"تقل کر دیتا تو اپنے کو صحت نہیں کہا۔" حمید تھراز نے مجھے  
پھر کسی نئے آدمی کو سمجھنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"یہ تو ہمیں کوئی بڑی میلتے۔"  
کچھ بھی کرو کے کیونکہ اس کی سمجھوں میں دیکھنا بھا

"یقیناً کرو کے کیونکہ اس کے آس پاس کوئی دھرتے  
لپڑا۔" گرامی کے حمید کے سامنے سرپردا ہے: "ہماروں نے مجھے  
دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس کے بعد سے غافل نہیں رہا۔

میں بولا۔" قطعی نہیں۔ "فریضی مفکر میں سکراشت کے ساتھ بولا۔

"اب میں کوئی شرور کا گرد ہے لیکے تقل کر دے۔"  
کچھ بھی کرو کے کیونکہ اس کے آس پاس کوئی دھرتے

"خاموشی سے دیکھتے ہو تو  
اور یونہی کسی معمری کی غلبی یا غلط فہمی کی نیاز پر دوسرا  
ذمہ کو سدارا دے وہ غصہ یہ میں بولا۔" حمید نے فریضی انداز میں گردن اکٹھا اور جوڑی سے باہر  
دیکھنے کا۔

فریضی فانی مٹی کو چھپا اور جلا گی۔

ومن ضبط بانداز میں بدل رہا تھا۔ کہے میں تباہی  
اور اس نے ساری کھلکھلیاں بین کر کھی میں۔ دفعتہ ایک آدمی

آہست سے اندر اپنے گھوایا تھا و من بی کی طرح سفید فام مقا۔

شروع توانا ہمیں کمال کھلکھلی جسپرے پر ہوا تیان اُڑ  
پکیں چھپ کا تھیں۔

"یہ مسلم ہے اب کوچلی رات اس نے موڑی کو دو  
تھاںی اسیں سیت اور ڈالا ہے۔ اس نے من کو خدا کر کے کہا۔

"تم نے صحیح تھا ہے۔" وہ بھرائی ہجڑی آواز میں بولا۔

"آتھیں؟"

"یہ مسلم ہو جانے کے بعد کہ ان کا قاتب کیا جا رہا ہے۔  
وہ اس کی قیام کا ہے۔" وہ بھر کے تھے۔

"لیکن تعاقب کرنے والوں کو موڑی نے ڈاں دیا تھا۔

جسے اچھی طرح علم ہے کو تعاقب کرنے والوں نے اُسے عمارت  
میں داخل ہترتے نہیں دیکھا تھا۔"

"اُسے کوئی سمجھتا ہے؟ تباہیں کس جتنی کو مجھ پر مسلط کر  
دیا گیا ہے؟"

"ان کی کیا امتیت ہے؟" تباہیں کے گئے ہیں اور یہیں

سچھ کافی نہیں کو ڈر دیں جس تحریر کے لیے ہیں اور یہیں

ابی تک اس کو جعل نہیں کر سکا۔" اپ کے لیے ہیں جیتھے تھی۔

"درصل لیجے اس کی طرف دھیان دیتے کا موقع ہی نہیں  
بل سکا درساں بھی جسے اتحادِ قدرت نہیں کہیں۔" مل کے طرف تو جو

دے سکوں۔ جلد از جلد شیش کو اس قابل کر دینا ہے کہ وہ اپنا  
کام شروع کر دے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم ان الجبیریوں میں پڑتے کی جیاتے اس پر ذر کرو و کہ  
پیندو نے تھیں پکڑتے کے بعد اس طرح چھوڑ کر دیا۔"

"تقل کر دیتا تو اپنے کو صحت نہیں کہا۔" حمید تھراز نے مجھے  
پھر کسی نئے آدمی کو سمجھنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"یہ تو ہمیں کوئی بڑی میلتے۔"  
کچھ بھی کرو کے کیونکہ اس کے آس پاس کوئی دھرتے

"یقیناً کرو کے کیونکہ اس کے آس پاس کوئی دھرتے  
کی عورت بھی پانی جاتی ہے۔" فریضی نے خشک ہے میں کہا۔

حمدید نے فریضی انداز میں گردن اکٹھا اور جوڑی سے باہر  
دیکھنے کا۔

فریضی فانی مٹی کو چھپا اور جلا گی۔

ومن ضبط بانداز میں بدل رہا تھا۔ کہے میں تباہی  
اور اس نے ساری کھلکھلیاں بین کر کھی میں۔ دفعتہ ایک آدمی

آہست سے اندر اپنے گھوایا تھا و من بی کی طرح سفید فام مقا۔

شروع توانا ہمیں کمال کھلکھلی جسپرے پر ہوا تیان اُڑ  
پکیں چھپ کا تھیں۔

"یہ مسلم ہے اب کوچلی رات اس نے موڑی کو دو  
تھاںی اسیں سیت اور ڈالا ہے۔ اس نے من کو خدا کر کے کہا۔

"تم نے صحیح تھا ہے۔" وہ بھرائی ہجڑی آواز میں بولا۔

"آتھیں؟"

لیکن تعاقب کرنے والوں کو موڑی کو دو اور کچھ نہیں۔ میں اسے کھا تھا۔

کی کو شکر کر رہا تھا کہ اُسے پکویا ہے تو تھوڑا دیاں اسی طرح  
بھی من سبب نہیں۔ یا تو غم کر دیا اور اتنا شدید کہ وہ تھک

ڑاکریا۔ نووارداں سے پہلے ہی کرے سے نکل چکا تھا۔

"وہ... وہ... آواز..."

"سکھی گاری بھی۔" اس نے جیسے ڈاکر علوی کے قابل میں دیوارہ پہنچنے کے لیے

آس نے جیسے ڈاکر علوی کے کوئی کچھ پہنچنے رکھی اور اُسے

ہی رہا تھا اور انہی کی آواز تھاں دی۔ وہ تھکے گاتا ہو اسکی طرح

ٹکریا۔

ہار کس کو چھڑا دے لیکن وہ تو اس کے آنکھا پر اس طرح ایمان  
لایا تھا جسے خود بھی اسی پر تھیں رکھتا ہے۔"

ایک دوسرا سے کی خلک دیکھتے رہے۔ مکھڑی دیر بعد قدموں کی  
آہست پر چھوٹے۔ پیکی کرے سیں دھل بھری۔ ایسا مسلم ہوتا ہے۔

تھا جسے وہ کہیں باہر جاتے کے لیے تیار ہوئی ہوئیں اس کے  
چھر سے پر کرب اور بے چینی کے ٹھار ہے۔

ایک سفاک قسم کا قائل ہے اسے دیکھتے کام یا زندگی پسند کرتا ہے۔

نووارد پر کچھ نہ ہے۔

ومن تھوڑی اور سیکھی پر مسکراشت نہیں کی جاسکتی۔

زبان پھر کر بولا۔ "ایجی ہنک اس زادا بارہ آنیا ہاتھ تھا۔

اب سے تھا جسے کام کرے۔" اس نے کام کیا تھا۔

"یہیں سے بھاگنے کی کوشش کرو۔" سوچ دیو۔

لے۔ اُسے بھاگنے کی کوشش کرو۔" سوچ دیو۔

"سنو! بھجے کوئی مسخرہ نہ دو۔" یا کام قم خوبی کر۔

لے۔ اُسے بھاگنے کی کوشش کرو۔" سوچ دیو۔

"کیا وہ تھرا ری بات نہیں سختا؟" سوچ دیو۔

"خود دیکھ لینا۔" سوچ دیو۔

میرا خیال ہے کہ میں آرام کی ضرورت ہے۔" نووارد

لے۔ اُسے گھوڑ کر کہا۔

"میں یعنی بھی محسوس کرتا ہوں۔" پھر اس طرح میری ضرورت

کیا رہی؟" میں ذہنی جنک کا قائل ہوں۔ جھانپنی طریقے میں  
ان پسند نہیں کرتا۔" سوچ دیو۔

دفعہ عمارت کے کمی گوشے سے ایک نہادی چینی اپنی  
وہ دوسری بھی چونک پڑے۔

"اوہ۔ تو یہیں دھوکہ ہے۔" وہ بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

ومن ضبط بانداز میں بدل رہا تھا۔ کہے میں تباہی  
اور اس نے ساری کھلکھلیاں بین کر کھی میں۔ دفعتہ ایک آدمی

آہست سے اندر اپنے گھوایا تھا و من بی کی طرح سفید فام مقا۔

کی دادستان ڈھرنا تھا۔

"مقصد کیا تھا۔" نووارد نے تھیجا انداز میں

پکیں چھپ کا تھیں۔

"وہ... وہ... آواز..."

"سکھی گاری بھی۔" اس نے جیسے ڈاکر علوی کے قابل میں دیوارہ پہنچنے کے لیے

آس نے جیسے ڈاکر علوی کے کوئی کچھ پہنچنے رکھی اور اُسے

ہی رہا تھا اور انہی کی آواز تھا۔ وہ تھکے گاتا ہو اسکی طرح

ٹکریا۔

میں توں اس کا اچارج بناتا ہوں۔“  
حمدہ نہ بہت تیرے سے اپنی کھوڑی سپالی اور سلسلہ  
گھٹکو ختم کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا بھی کو مقامی پوس کے پرو  
کردے۔ کافی دیر سوچ بیمار کے بعد رہے کیا کوئی تناسب نہ  
ہو گئی۔ کیوں نہ پیشی کی خانہ پر ان دونوں عمارتوں کی تلاشی  
کی جائے اور اسے سماحتی کی خانہ جا سے بینڈ دوئے ہے جو والی خات  
کریو لا۔

بھولی۔ پچھلی رات کے حالات کا تقاضا تو بھی ہونا چلے گی  
کہ تم جیسی طرح پیش آؤ لیکن میں تھیں نہیں دلکش ہوں کرہے  
لگوگ ہر سے یہی قلیل انبیٰ ہیں اور میں یہ بھی نہیں جانتی  
کہ وہ تم سے لیا چاہتے ہیں؟“  
”مزین کر دو۔ میں نے یقین کر لیا۔ پھر“ حمیدہ مگر  
”کچھ نہ کوئی مقصود تردد تھا اس کا۔ ورنہ وہ اس سے بھی اس لڑ  
پیچا چڑا سکتا تھا جیسے بھروسی کو ختم کر دیا تھا اسے اس یہے  
تنہہ نہ رہتا کہ وہ اس کی کہانی شناق پیچے۔ عالم روپ پیچا ہے  
مارتے کے یہے اس سے ایک پوس پارے کی ترتیب دی۔ سے  
اس عمارت پیچا پارا گی جس میں بھی کئے پہلے بار قام کیا تھا  
وہاں کچھ بھی شناختی کرو تو میں لیٹی جو بھروسی میں کا تذکرہ  
بھی نہ پیش کر دیتے۔ بیان میں تھا۔ مزین کا دادخواہ پر کر شے  
والے سوچ بورڈ کا تاخون نہ سکا۔ ایسا لگت تھا جیسے سوچ بورڈ  
پیش کردہ کا سفر چھانے کے یہے اس کی وجہ دیکھا پر دوسرے  
ٹانیل کوادیے گئے ہوں۔ اس پاس کے ٹانیل اکھانے پر  
اس خیال نامیہ بھی ہو گئی۔ تاروں کو بلاتے ہی فرش کا سبب  
ایسی چلکے سرکی میں لیکن خدا دیے چکروں سے چلتا آیا۔  
اس عمارت کو بندرا کے سیل کر دیا۔ اس کے بعد میری عمارت  
پیچی بندرا گرفتی۔ بیمار بھی بچھا ہاتھ دیا یا لیکن اس عریانگ کا  
دوسرا دہلی گیا جو ان دونوں عمارتوں کو شناختی۔ جلدی پر حمیدہ  
سوچ رہا تھا کہ بھی کے یہی کیا کرے؟ دغدھ فربی کے  
اقفاظ یاد آئے۔ میں بھی اس کا اچارج بناتا ہوں۔“  
اور یہیں بھاگی را لاشلوں کا۔

پیشہ و پیشی اعمال قتل کا لیگا رہا وارد اتوں کا انتظام تھا اور  
تین مزید داروں کا پیشی۔ اگر نے غیر قانونی طور پر درپیار  
کی تھی۔ کیس کا اچارج جس جانے کا یہ حلیب سنا کا کاب اسے  
تسلیل کے بھلے کا وحی بھی نہیں کرتا۔ پوس میر کوارٹر سے  
وہ بھی یہست پھر ریالٹو اپس آیا۔ بیمار کے اچھے رہائشی  
ہوتلوں میں سے بھی تھا۔ ریالٹو میں اس نے دوسرے خالی  
کیے جو ایک دوسرے سے بیٹھ جائتے تھے۔ بلکہ کہنا جا ہے  
کہ دو کوون کا سیٹ تھا۔

”تم نے مجھے حالات میں نہیں دیا۔ بھی کے لیے  
میں بھرتا تھی۔“

اوٹ سکرے اداکر کے تیسری گزری پر خود بیٹھ گیا۔  
”پیشہ کیوں مجھے یقینی تھا کہ آپ سے یہاں  
ضور علاقاً تھا ہو گی“ مادر جنک کرو لا۔  
”حیدہ دوست صرف چکرا دیا۔ کچھ بولا نہیں پھر اس نے  
بھبھت کی خیریت دریافت کی۔“  
”جب تک اگری رہیں گی خیریت ہی سے ہیں گی۔“  
”اڑے۔ کیوں۔“  
”کیا ہم نے شام اپنی نہیں گزاری تھی۔“ پلیے۔ یہاں  
کیوں ٹھہرے ہیں؟“  
”وہ حیدہ کو ڈر انٹک روم میں لایا۔“  
”ٹھہریے۔“ می وغیرہ کا اطلاع دیتا ہوں۔“ اُس نے  
کہا اور اندر چلا گیا۔

حمدہ سوچ رہا تھا پیشہ بھی رات یہاں کس قسم کے  
بھکا میں بیٹھے ہوں اور اس کا سکن طرح انتقال کی جائے؟  
ڈاکٹر کی اولاد تو دادی کی عرقہ اعلوم ہوئی جسے لے لے والہ صاحب  
لیقینی طور پر تھوڑی بھی نظر آئی۔ اسی اطلاع دے کر جہاں لکھا  
ہی بہتر ہو گا۔ بیک غلوی نے ڈر انٹک روم تک پہنچے میں دیر  
ٹھکانے کا تھی۔ حیدہ نے پورے سے ہی اتنا ہے لگایا کہ بہت  
ملنے پر پاندھی لگ جانے کی اطلاع دے کر دروازے کی  
ڑات کر گئی۔

”اڑے گئے توہی۔“  
”مجھی نہیں۔“ پھر بھی۔“ آؤ سے لکھنے کے اندر اندر  
بہتی سے قائد ان لوگوں کو مطلع کرنا ہے۔“ حیدہ نے کہا اور تھوڑا  
سرپشت کی فتار سے کپاڑ میڈ تک آپنیا۔ حالانکہ کسی کو بھی اسی  
تبدیلی سے مطلع کرنا اس کے فراغت میں سے نہیں بھی خدا نہ کہ  
شہر سرچھاتا ہے۔ بھی میں آرماتھ کر کہا جائے؟  
”دغدھ سالاری سو تھی۔“ اس نے سوچا ملکنے بے انور نے جو  
کہ کہا تھا جسی ہو۔ ریالٹو کے پاہر جنپ روک کر امنا تو  
پڑی تکن حسوس کر رہا تھا۔ بے صرف ادھر ادھر مارے  
پھر سے میں تھاں کے علاوہ اور کیا ہاتھ آتا ہے۔ ڈر انٹک ہال  
میں داخل ہوتے ہی اندر بیٹھے کی تصدیق ہو گئی۔ دونوں بھائی  
سین بیان جانے کے لیے جو بھائیوں کے بھائیوں کے بھائیوں  
تھے۔ حیدہ پنچھڑتے ہی زور سے باٹھا ڈالا۔ حیدہ ان کی  
میز کی طرف پڑھتا ہیاں۔ وہ دونوں اس کے قریب پہنچنے  
پڑا۔ حیدہ نے ہاتھ اپنی دل کے بھائیوں کی طرف دیکھ رہا

”بھوک رو۔“

”یا مطلب...؟“

"عورتوں کے معاملے میں بہت ناچ دناغ واقع  
ہجاؤ ہوں۔" حمید نے جواب دیا۔

"میں نہیں سمجھی۔"  
حوالات میں پچھر دل اور ہمہ ملوں کی بہتانہ ہوتی ہے

در قم شہیدان کی عادی نہیں۔"  
اگر میں بہاں سے بھاگ جاؤں تو؟"

"لوگ مجھے عقائد گھین کے۔"  
کیا مطلب؟"

"میرا خیال ہے کہ تم بہت حکم گئی ہو۔ اپنے کمرے میں ہاتھ میں  
سیکی اس کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے دوسرے کمرے  
میں جائیں۔ حمید سوچ رہا تھا۔ آخر میں تک دو دو کام کیا  
ہو گا۔ پہنچنے سے پہلے کوئی نکال بارہ کی، حالانکہ اس کا بھی  
خانہ کر سکتا تھا۔ اپنے خلاف ایک گواہ کو جی آزادی دے  
دیتا ہے اور اگر دے کا کام ہے۔ وہ جاہشایہ بے بس کے  
ذہن پر آہستہ آہستہ مندرجہ طوری ہبھی دہڑھڑ کرے گا۔  
اُس نے سیکی کے کمرے کی طرف کے دروازے کو بٹھ  
نہیں کیا تھا۔ دوبارہ اس کی آنکھ کسی کے حینجور نے پر لکھی تھی۔  
وہ پر لکھا کر اٹھ دیجیا۔ سیکی باپتی بھنی بیٹی۔ کوئی سرے کر کے  
کے دروازے پر دشک دے رہا ہے:

"تو پھر؟"  
میں نہیں سمجھ سکتی۔"  
کیا نہیں سمجھ سکتی؟"

"اتنی رات تک کون میرے کمرے کے دروازے پر  
دشک دے سکتے ہے؟ حب کو عین سیکی کو بہاں جانی بھی نہیں  
اوپنیڈ کے علاوہ جھے کون جانتا ہے؟"

"اوپنیڈ اور حمید داشت میں کپڑا چاہیا اور اس دروازے  
کی طرف پڑھا جس پر سیکی کے بیان کے طبق دشک دشک ہو گئی۔  
تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے کمرے کی طرف بیٹھ آیا۔ یک  
مارت کے کپڑا دشک میں داخل ہو گیا۔ دشک درازے کے طبق اسی طرح دوسروں  
میں روکا اور اسکر کھیلی سیکی کے دروازہ کھو گئے تھے۔ پوری رجی میں  
روشنی تھی اور صدر دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ حمید کا رہی سے  
اُس کرکھارت میں داخل ہو گیا۔ لیکن جیسے ہی ایک بیغلی  
کرے کا دروازہ کھلا اُس کے پرروں نے سے زمین تک لگی۔  
دیم بینڈ اپنے ہوشیں پر تفاکر کی مسلک است یہے  
کھڑا آیا۔ دوسرا بار خوش آمدید۔ "اُس نے حمید کی طرف  
مسافو کے یہے باخوبی جھانٹے ہوئے کہا۔

"کون ہے؟ جواب دیئے پر سیکی کی طرف دیکھی۔ وہ بہتر  
ہو گی۔ دشک بعنی تھی۔ متواتر ہبھی رہی تھی۔"

حمدید نے بی بنا سب سمجھ دیئے کہ کے کی طرف کا  
دروازہ گھول کر دیکھنے لیکن پوری رہائی شنسان پری تھی۔

ایک بھر سے دوسرے سرستگ کون بھی۔ دھنائی دی۔

امست بیکی کے کمرے کے دروازے کے قریب ایک کارڈ  
پانچلہ ایا جس پر تہنی سیاہ بیکی کی تعمیر دوڑ رے کی دیکھی  
جا سکتی تھی۔ وہ کارڈ بھانے کے نیچے بیکی۔ کارڈ بیکش

پر کسی نے کھا تھا۔ "چچے چاہا کسکے قریب سیاہ رنگ کی  
شیور لست سمجھی ہے۔ اس میں میخ جائیے۔ اس طرح اپنے  
کمرے سے دبائیں۔ بھائی کو بیچانے نکلے۔"

حمدید نے گھری دیکھی دوچھرے رہے تھے۔ اپنے کمرے  
میں اُس نے کوٹ پہننا اور اُس پر المیں بیک کارڈ اور  
آٹھا دیا۔ فلکت ہیٹ کا کوٹ شچر سے پچھلائے پچھلائے  
پیکی سے کہا کہ وہ اطمینان سے سو جائے۔ اس کی دلی  
غائبانی سچ سے پہلے تھے۔

میں جیکی۔ حمید سوچ رہا تھا۔ آخر میں تک دو دو کام کیا  
ہیں جیکی۔

ہو گا۔ پہنچنے سے پہلے کوئی نکال بارہ کی، حالانکہ اس کا بھی  
خانہ کر سکتا تھا۔ اپنے خلاف ایک گواہ کو جی آزادی دے  
دیتا ہے اور اگر دے کا کام ہے۔ وہ جاہشایہ بے بس کے  
ذہن پر آہستہ آہستہ مندرجہ طوری ہبھی دہڑھڑ کرے گا۔  
اُس نے سیکی کے کمرے کی طرف کے دروازے کو بٹھ  
نہیں کیا تھا۔ دوبارہ اس کی آنکھ کسی کے حینجور نے پر لکھی تھی۔  
وہ پر لکھا کر اٹھ دیجیا۔ سیکی باپتی بھنی بیٹی۔ کوئی سرے کر کے  
کے دروازے پر دشک دے رہا ہے:

"تو پھر؟"  
میں نہیں سمجھ سکتی۔"  
کیا نہیں سمجھ سکتی؟"

"اتنی رات تک کون میرے کمرے کے دروازے پر  
دشک دے سکتے ہے؟ حب کو عین سیکی کو بہاں جانی بھی نہیں  
اوپنیڈ کے علاوہ جھے کون جانتا ہے؟"

"اوپنیڈ اور حمید داشت میں کپڑا چاہیا اور اس دروازے  
کی طرف پڑھا جس پر سیکی کے بیان کے طبق دشک دشک ہو گئی۔  
تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے کمرے کی طرف بیٹھ آیا۔ یک  
مارت کے کپڑا دشک میں داخل ہو گیا۔ دشک درازے کے طبق جیل  
پڑا۔ پھر درازے کے قریب لوگ کر بلند آواز میں بیٹھا۔

"کون ہے؟ جواب دیئے پر سیکی کی طرف دیکھی۔ وہ بہتر  
ہو گی۔ دشک بعنی تھی۔ متواتر ہبھی رہی تھی۔"

حمدید نے بی بنا سب سمجھ دیئے کہ کے کی طرف بیٹھ آیا۔  
کے پیچے سے ریواز نکلا اور دوبارہ دروازے کے طبق جیل  
پڑا۔

کوئی بھر سے دشک دے سکتے ہے۔

"اوپنیڈ اور حمید داشت میں کپڑا چاہیا اور اس دروازے  
کی طرف پڑھا جس پر سیکی کے بیان کے طبق دشک دشک ہو گئی۔  
تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے کمرے کی طرف بیٹھ آیا۔ یک  
مارت کے کپڑا دشک میں داخل ہو گیا۔ دشک درازے کے طبق جیل  
پڑا۔ پھر درازے کے قریب لوگ کر بلند آواز میں بیٹھا۔

"کون ہے؟ جواب دیئے پر سیکی کی طرف دیکھی۔ وہ بہتر  
ہو گی۔ دشک بعنی تھی۔ متواتر ہبھی رہی تھی۔"

حمدید نے بی بنا سب سمجھ دیئے کہ کے کی طرف کا  
دروازہ گھول کر دیکھنے پر اپنے کی طرف دیکھی۔

میں بھی جیسی تھا کہ وہ خود کی کی جاں میں پہنچنے جا رہا ہے۔

ایک بھر سے دوسرے سرستگ کون بھی۔ دھنائی دی۔

کو اس لام جھوٹ سے جاری تھا۔ اس کے خلاف پر پیڑا گرا ہو۔

اس کے بعد بینڈ دوڑ پے حد سینہ دھنائی نکلا۔

"مکس قسم کی لفڑکو؟"  
میرا خیال سے کہ میرے چھپتی تھی نظریں ان کا نہیں  
کی کوئی آہستہ نہیں۔ البتہ اس نے کچھ کاغذات کے بارے میں  
کہا تھا کہ وہ کوڈ وڑا ڈیزیں ہیں۔"

"اور اُس نے آپنی ڈیزیں کیوں پہنچا؟"  
میں نہیں پہنچا۔"

"حالا تک فلاری طور پر میں پہنچا چاہیے تھا۔"  
یقیناً پہنچا چاہیے تھا۔ یہیں ڈیزیں کیوں پہنچا؟"

میں جیسا تھا۔ اس کے بارے میں پہنچا چاہیے تھا۔  
ایک آدمی کی ڈیزیں میں پہنچا چاہیے تھا۔"

میرا خیال سے کہ میرے چھپتی تھی اور اسے کہا جائے گی۔  
کسی کے کارڈ سدر دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں

ایک آدمی نامی گن بھانے لے گھر رہا۔ اُسے اپنے غسلت  
پر غسلت آئے۔ میک توں کا عالمی تکاری دای و وقت مناخ تک  
دیباچا ہے تھا۔ جب وہ اسے بلاخا تھا۔ جیسے یہیں دلکھل دیا  
بہت بڑی غلظتی تھی۔ اس کا جھاڑاہاب اسے جو جاں بحقیقت  
تھا۔ اُسے یاد آیا کہ اس کا دب بھی دیں کہیں چھوڑ دیا ہے۔

چلو۔ جھلتے رہو۔ ہم کہیں اہلیان دیکھوں گے۔  
بینڈ دے باختہ پاٹوں کیا ہے۔

چھپتی چھڑ کر کھڑا ہو۔ میرے کام کی طرف دیکھی۔  
احکامات کی نیکی کرتا ہو گیوں۔"

"تو یہی کام کھم ہے کہ تم پیکری سیست دیا گوئیں قیام کرو؟"  
اس قسم کا کوئی حکم بھی نہیں ملا۔ البتہ اُس نے ہمارے

کیس کا اخراج بنایا ہے جسے۔  
میرا خیال سے کہ میرے کام کی طرف دیکھی۔

"ماں اس کا خیال ہے کہ تم نے اس کے جوابے کیا  
تھے۔ دخل ہو کر گیرہ قتل کیے ہیں۔"

کیا بیویت ہے اس کے پاس؟"  
اوپنیڈ۔ شہرت تو جھے سے جو بولوں کے پیوند نے اسے

لکھ دیتے ہوئے تھے کہا۔ جسے آج تک کمی خورد کو  
تم نے پیچی کو کیا کرتا؟ یہیں نے اس کے جوابے کیا  
تھے۔

چھپتی چھڑ کر اپنے چھپتی چھپتی جھوٹے کا غذا نہ کھا۔  
تم نے اس کا دب بھی دیے۔

حمدید نے جھوٹ جھوٹی کی اور سر بالا کر بولو۔ میں نے کہا تھا۔  
چھپتی چھڑ کر اپنے چھپتی چھپتی جھوٹے کا غذا نہ کھا۔

میں بھی جیسی تھا کہ وہ خود کی کی جاں میں پہنچنے جا رہا ہے۔  
ایک بھر سے دوسرے سرستگ کون بھی۔ دھنائی دی۔

کو اس لام جھوٹ سے جاری تھا۔ اس کے خلاف پر پیڑا گرا ہو۔

اس کے بعد بینڈ دوڑ پے حد سینہ دھنائی نکلا۔

کو اس لام جھوٹ سے جاری تھا۔ اس کے خلاف پر پیڑا گرا ہو۔

پارے میں کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہو۔

جس کی پیشہ پر پیشیل سے لکھی گئی عبارت تھی۔ ”بھائی پر  
کھڑی ہوئی سماہ شیور میں بیٹھ جاؤ۔ شورفے کچھ کو چنے  
کی ہفتودت نہیں“

فریبی بیک قورس کے کسی بیرنے دی تھی۔ فرید کی  
بی بی اوس سے باز پرس نہیں کی تھی کہ جیسے مالے میں

مختکت کیوں برتقانی ہو رہے تھے کیونکہ سیست کا دروازہ ہول کر اندر بیٹھ گیا۔

کارچیل پریڈی اُسے لیکن چھا کر بیک فورس کا کوئی سرماں سے

میک اپ بین نہیں بیچاں سکتا۔ وہ سوچ رہا تھا شاید جیسے

تھے اس سخن سے کوئی کارڈ ڈول کے بارے میں کوئی نیکی کہانی

ستاذی ہے۔ کچھ دیر بعد کار ایکس ٹھارٹ کے کیا ڈنڈیں دھل

ہوئی۔ ڈالٹھور سے پچھے اڑ کر ہے ادب کے سامان تھا۔ اس

کے پیغمبر عمارت میں داخل ہوا۔ طول رہا ہر دی میں کسی حابب

کا بھی کوئی دروازہ گھٹا نہ لگتا۔ آیا۔ رہا ہر دی کا اختقام ایک سعیت

مال پر پہاڑ جہاں سب سے پہلے جیسے تھے۔ وہ ایک سو

پر دیفید فلم ایکلیوں کے درمیان اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔

جیسے بھی ایسی ان کے حقوقی لیکتیں اس کی طرف منتقل

ہوئے ہیں جوں۔ سیپیں۔ اس نے خٹک لیجھے تھے کہا۔

”کیا بات ہے؟“ کام کی تھیں جیسا کہ دیکھا۔ وہ اپنی ہی فری

کارڈ اس کی جیب سے نکالیں جائیں کہا۔ وہ اپنی ہی فری

کھنچنے کے لیے اپنے دلوں پہنچا۔ وہ اپنی ہی فری

کے پیغمبر عمارت میں داخل ہوا۔ کام کی تھیں جیسا کہ دیکھا۔

وہ اپنے دلوں پہنچا۔ وہ اپنی ہی فری کے پیغمبر عمارت میں داخل ہوا۔ کام کی تھیں جیسا کہ دیکھا۔

فریبی کے ہزار سو روپے ریال اور ایک لکھانی شان نزول

وہ بیٹے بھوئے ڈہرا یہ چوبی سب سے ایک توٹ بیک نکال  
کر بیٹیں بھی ناچ رکھ اپنے سنبھالتے ہوئے الگو ٹھٹھے سے ورنگرانی

کرتا رہا۔ ریوال اور کارخ ایس بھی فریبی کی کی رافت تھا۔ کہی دی  
بعد اس نے توٹ بیک پھر چوبی بیس ڈال لی اور دی جو کو  
چند لمحے گھوڑتے رہنے کے بعد ہوا۔ ام توں وہیں ہوم دھریں

چھپی بھی پڑ کر کے“

”ٹھٹھوت اپنے میں سے کوئی کاہے“ فریبی

تھے کسی تدریخ نو تک اور بیکھریں کی تھیں اس سمت پر کاری ایسیں  
کے پیغمبر یہیں نہ اپنے ہم سے اسے دیوار ہوا کو اس طرف الیار  
بھیں تھیں دہنیاں اول کا تھا۔“

”تھی۔“ بیک ہے۔ کام کی بھی رکھا۔“

”میں بھی دیاں اپنے سماں کے اسے دیا۔“

”تھاں نہیں تھاں تھاں کا اسیں اسیں“

یہ پاہو کریں تھاں اسی کو بھی تھاں تو پھر ناکام ہے۔“

”تم مجھے اس سخن تک پہنچ دو۔“

”تھیں تھاں تک“ فریبی نے پوچھا۔

”کر کل فریبی تک۔۔۔“ بھی دیتا ہے اس طرف ایسی دیوار

بنار کھا ہے۔“ پیغمبر نے مہنگی نظر فریبی کی بھی دیکھ لی۔

”میں بھی جاتا کہ وہ کہاں ہو گا؟“

”کیا مطلب؟“

”وہاں صرف اس کا حکم چلتا ہے۔ وہی ملے

کر دے تھا۔“ اس کا حکم چلتا ہے۔“

”بھی جاؤں تو تمہارا غیر ملکی ہونا کیوں جو چھپ جائے گا؟“

”تم اس کی پرواز کر۔“ فریبی رنگت گندی بھی جو چھپتے ہے  
اور اس کمکھیں تو پہلے ہی سے سماہ ہیں۔“

”اگر تم اس کا سکون تو میں دیاں تک پہنچا دیتا ہے  
باشیں با تھک کا کھیل ہو گا۔“ فریبی نے کی تقدیر جو شکر کے ساتھ ہے  
اور پھر ایک پل کے لیے فاموش ہو کر ہوا۔“ تم نے اس کے

استثنت کو کیوں پکڑ رکھا ہے؟ اس نے اپنے ایک ٹکم  
کے ذریعے نہیں دیا تو مجھا تھا کہ میں اس کی گشٹی کے سلے

”میں بھیں کچھ لکھتا“ فریبی نے حبید کی طرف دیکھ کر

چھپے لیجھے تھے کہا۔

”میں بتا دیں گا۔“ پیغمبر اپنے چھپے جاڑے شورفے کچھ کو چنے

کی ہفتودت نہیں۔“

”میں بتا دیں گا۔“ فریبی سے اس طرف دیکھتا اور

”میں کر کل مکاریں۔“ پیغمبر نے غایبا یادداشت پر نظر

تھا لیکن پہلے میں قدم رکھتے ہی اُس پر شدید ترین پُر کھلاہٹ  
کا درہ پڑ گیا۔

فریبی ایک آرام گری پر نیم دن از بھا اور وہم پنڈاد  
چھپے کھراں شناق مالٹے کی لاخ اُس کے پر چھپی کر رہا تھا۔

فریبی نے شیم بار اکھوں سے میہد کی لافت دیکھا اور  
بیب سے اخراجیں لکھا۔

"بُجھا تو... اُس نے اس سے جہاں بولی اور  
تک کا اور اکھوں پڑا۔

بُجھا تو... اُسی سہلاتا ہوا سائیں والی اُسی

پڑھا۔

بُجھا تو... اُسی سہلاتا ہوا سائیں والی اُسی

پڑھا۔

"اگر میں ہواں تو... وہ راتیں اُلیٰ کیا

حیدر اُن دونوں کو گھر تا بھا بیلا۔

"وہ بھنڈیو تو... فریبی نے آئے اس پر

چھپا۔

آدمی کھنڈ کے لئے بھستھت ہوا اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس

کی دونوں ہائیں بالکل مغلوق تھیں اور غالباً انہیوں کے بیلے

اپنے ناکارہ جنم کو بھیست سکتا تھا۔

اُس نے آنکھیں پھیکھی کر فریبی پنڈاد کی طرف دیکھا اور

انکھیں میں حلچ چھاٹنے لگا۔ "سیرا جام۔ سیرا جام۔ سیرا جام"

وہیں کردو۔ حرامی۔ گھوڑے کے پنچے۔ بیرا جام۔ یہ میرا جام ہے۔"

حیدر اُنھیں اس کا پھر اسماں کا پنچے لے لے۔

نے ابھی تمہارے منہ پر گھوٹا مارا تھا۔  
"مال ما را تو تھا۔" دلچسپی کی نظر میں بدلی۔

"وہ بھنڈیو اُبیں دیکھوں گا کہ تم کتنے طاقت ورہ  
میں تم جیسے ہو کوئی مالٹے کو ہاتھ کھاتے خیری ختم کر سکتے ہوں۔"

"کرنل فریبی کے بتائے ہوئے تھے غیر ملکی پر ڈکھ کر اُس نے  
کیا مطلب؟" تم کون ہوئے دیکھا کر بولا۔

اپنے سیدا کو اتر سے چلے لئے اور اب غالباً تین عرصہ کا تھا  
کہ میں نے لاگا ہے کہ وہ کاغذات بھی کوڈ کر دیے ہیں۔ تم نے بھرے

اس سٹٹ کو پہلی بار مخفی اس نے چھپر دیا تھا وہ  
کاغذات کے بارے میں معلومات مالی کے لئے تھا

کہ تم اُسے دوبارہ پکار دو گے۔ مخفی معلوم کر کے پہلوی

کوڈ وہ زمیں ترتیب دی ہوئی تھرست کو کوڈ کو دیکھا ہے۔

یا شہیں...؟"

پنڈاد کی سانس تیزی سے چل رہی تھی۔ غستے کے مارے  
پاکل ہٹھا جا رہا تھا۔

اسکرین کی روشنی غائب ہو گئی۔ سماں تھی عورت نے اس پر  
چھلانگ لکھا۔ اس پر بھنڈیو کو سمجھ کا موقع نزل سکا۔ وہ

پوری طرح اس کی گرفت میں ھٹا اور اسے ایسا محسوس ہوا  
تھا جیسے سارے ہم کی ملیں کردا کر توٹ جائیں گی۔ وہ اس  
کے پھول سے نفل جاتے کے یہ پڑھ دو لکھا رہا۔

\*

حیدر کو تواہ وقت حالات کا اندازہ ہو رکھا جب پہلیں

اس عمارت پر پلچر کر دی وہ شودہ توہی سمجھ رہا تھا کہ فوج کی

کوئی کالی بھنڈیو نہ کو فریبی پر جوڑھا تھے گی کوئی دھانے

وہیں بہوت وقت پنڈاد نے اسے آگاہ کر دیا تھا کہ

اسے جانے والے سارے افراد کو فوج کے گئے اور

کہہ پھر ریالٹو واپس پہنچ گیا۔ کیونکہ ریالٹی زیانی فریبی

لاد سے یہی ہیات ملی تھی۔ وہ سارے دن اسے جانے والے

اسکا اس کا پھر اسماں کا پنچے لے لے۔

پشا جبال اُن دونوں فوجوں کو کھانا نے سمیت چھوڑ دیا تھا۔  
باہر لکھا تو راہداری وہ تک مسنان نظائی۔ وہ بہت اطمینان  
سے آہستہ آہستہ آکے پیٹھا رہا۔ اس پر فریبی کو قتل کر دیتے کا  
جنہن اس بیڑی طرح طاری تھا کہ اپنے غیر ملکی پر ڈکھ کر اُس نے  
شہنشہ خرپی کے بتائے ہوئے غیر ملکی پر ڈکھ کر اُس نے

سوچ پڑی پر سرخ رنگ کا ہاتھ دیا اور پڑھ ہوئے وہ  
دروازے میں بے ذہن اور جوگی لیکن ہبڑا اسی کی بھی

شہنشہ خرپی کو دیوار خرد خود پر ڈیکھ رہا ہو گئے اور بیباں سے بیک  
جاتے کے لیے اسے کیا کرنا پڑے گا؟ وہ تو اس دیوبیکر عورت

کو فتحور سے جاری رہا جو عالم اُسے دیکھ کر ابھی تھا۔

"آدھے گھنٹے بعد تم آن لوگوں کے لیے رات کا کھانا  
لے جاؤ گے لیکن قاعدے کے مطابق آپس اپنے لیوں اور سیپیں  
چھوڑنا پڑے گا۔"

"بھی مظہور سے پہنچو۔ وہ اس وقت ایک  
دیسی خوبی معلوم ہوا تھا۔ کسی تھکانہ کا شکاری استھان کرنے سے

بانی پنڈاد کی کلائی پکڑی اور جھکتا دے کر اپنی طرف چھپا۔ الکھنے  
کے باوجود پنڈاد کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے اور وہ کیلے  
ٹھکلے پھیکے طرح اس سے جاگ کر ایسا دوچھپہ شفاف

کے نقشہ کو اپنی طرح ڈین لشنا کر لے پنڈاد نے فرش جیب  
سے نکال کر میر پر چھیلا دیا اور دونوں اس پر جھک پڑے۔

"یہ دیکھو۔ فریبی ایک جگہ اُنکی رکھ کر بولا۔" یہ طویل  
راہپری ہے۔ اس کر سے میں تم کھانا رکھو گے۔ دوں پاریوں

کو کھانے کے قریب ہی چھپر کر میں جگہ اُنگے سے پیالا سوچ  
ببورہ پر کئی رنگوں کے ٹینوں والے بیش سوچ ہیں۔ تم ترخ رنگ

کا شہنشہ دیکھ گئے جیسے ہی دروازے طھر جو ماندہ جانہ یہی ایسا  
کرہے ہیں۔ ٹینی دیش کیسے یا ڈکٹا نون ہیں ہیں؟"

"مکلا رنس... یہ کیا مذاق ہے؟ پنڈاد مل کا۔ تم مطہر رہو ہی  
پنڈاد مل کا۔

"یہاں میرے پاں پیکی بھی موجود ہے۔ وہ بھنڈیو...  
سازھے سات بنجے ہیلی کر سڑک اُدازو دیارہ تھا تھے میں

گوئی تھی اور رکھوڑی دی بعد دو فوجی کھانے کے ٹھے بڑے  
خوان اٹھا تھے جوئے شکلے میں داخل ہوئے تھے۔ اُبھوں

شہزادہ اُنگیں پاؤ دُور "ڈھرنا تھے جوئے خوان ایک راف  
رکھ دیے تھے اور فریبی کو سیلوٹ کیا تھا۔

فریبی نے پنڈاد کو پچھا بیان دیں۔ اسے اور دونوں

نویہوں کو فرمائے کہ تھا شیخ میں داخل کر دیا۔ کچھ دُور  
جلنے کے بعد پھر پڑھ طاری پا سورہ "ڈھرنا تھا" اپنے بڑھ

گیا۔ نقشہ کے مطابق پہلے اسے اُس کمرے میں داخل ہوا

دہنی کی خیت کے ساتھ کھڑے رہنا اور شوار نہ تھا۔

فریدی نے مخلوق بڑھ سے اس کم جی میں کہا۔

"ولیم پینڈو میں سین اس جنم سیست سہارے سے ہیتا کو اڑا

سین بھیجا گوا کا۔ ملکعن رہو۔ سہارا اصل حرم جس دن کو عطل

کر دیا گی ہے۔ وہ ۱۱۱۱ بھائیش ہے۔ جنکے پڑھنے والے

کو سکون بخشن سکتا ہے۔ اس لیے اشنازت کو اس کی مذمت تھی۔

بات پوری طرح حیدر کی بھی میں اپنی تھی۔ فریدی نے

پینڈو کا مغرا کیا۔ مخلوق آدمی کی بھی بڑی میں رکھا دیا تھا اور

مخلوق آدمی کے ذمہ کو پینڈو کے جمیں منتقل کر دیا تھا۔

مخلوق نے چھٹے چھٹے ایک طرف گردان ڈال دی اور

بے شکھ ہو کر نہ کیا۔

حیدر کا حق خشک ہو گیا تھا اور وہ یار یار ہو نہیں پر

زیاد پیسے چار باخت۔

دقعہ فریدی نے اس سے پوچھا ایک پوچھتے ہے؟

"وہ سب گرفتار کر لیئے ہیں یا اپنے کیا ہے؟"

پینڈو کے ہیلا کوارٹر کے لیے تھے؟ اس نے مخلوق

بڑھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔"ایک مخلوق آدمی کو

تو ان جنم کی مذمت تھی کہ اس سے یہ اپنی روزی کام نہ کاہا۔"

پھر اس نے ماشی سے کہا کہ اب وہ ادا م کرے۔

وہ فریدی کے یالوں میں لکھا کر کے دوسرا سے کہے ہیں چلا گیا۔

پینڈو میں سردا اسے پا رہا۔ ایسا لکھا تھا جیسے جو جن

کریے ہو شی ہو گیا ہو۔

فریدی بولا۔"وہ کیا رہا لیے افادہ ہیں جن کے ترولیں

پندرہ دن اس نے اپنے قتنے اور کام سنائی پا داشت

کے لیے اس کی فہرست کرو دوڑیں میں تیار کی جو قلنیاں

کی ایک نقل اپنے ہیڈ کوارٹر کو جی روانہ کر دیتی ہیں۔

بے کہ ان تکوں سے را بظاہم اتنا بھی وکے میں میں شاہی

تھا۔ میں تین چاہتا تھا کہ ان کیا رہا اسیں کو قبول از وقت

چیزوں دیے ہیں ان کی مکمل جاری تھی۔ بہر حال اب سڑی

تے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ ان ڈھنپوں اور جھوپوں کی تیریاں

عمل میں لانا جا جی ہیں جو ایک دوسرا سے کے دھوپیدار تھے۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سردا کا علاج جی کا میاں رہا۔"

"نہ بتا تو یہ اسے اس پر آمادہ نہ کر سکتا۔" فریدی

ٹوبی سانس لے کر بولتا۔

حیدر اسے اسی نظروں سے دیکھے چاہتا ہے

وہ الہ دین کے چڑاں کا جن ہو۔

دفعہ دا کوٹ علوی کرے میں داخل ہو۔ وہ بہت

نیادہ گھر یا ہجرا نظر آ رہا تھا۔ آتے ہی ہاتھا ہو گواہا۔ کریں۔ فوراً یہ

"کیا بات ہے؟"

"آس ہے خود ٹوٹی کریں"

"وکس نہیں ہے۔ ام ٹھٹھا ہو گواہا۔"

"ٹھٹھل کی چکر ٹری سر کھاتے۔ سریں کوئی ماریں۔"

"تریں کہاں ہے؟"

"اپنے ریساڑر نگاہِ حکوم میں سورا ہے۔ اسے اک کا

علم نہیں۔"

فریدی تباختے کی طرف بھیٹا۔ حیدر اس کے پیچے تھا۔

ڈاکٹر علوی نے اس جگہ کہا۔ ان کی رامنگانی کی جھانک اس نے

سرپاکی لاش دیکھتی تھی۔ جنماں ترکن مظہر تھا۔ وہ فرش پر پہنچتی۔

کپٹی سے سہا گواہو سر کے آس پاک چھپیا ہو گیا تھا۔ فریدی

ریساڑر پر افڑا گیا۔

"یہ کیا ہوگا؟" حیدر نے پوچھا۔ لیکن فریدی خاموشی سے

کھوڑا۔ اس کی طرف فریدی کی سماں میں شجاعانہ کیا

وہ فوسر سے کرے میں آئے۔ فریدی بڑا رہا تھا۔ ایک

چیزور تھا۔ کیا کار تکیں اسی روایہ پر اسے دوبارہ کامیاب کیا اسے۔

کو سکھا تھا۔ اسی کی اعتمادی کمزوری کا علاج طبِ یونان کے

ایک قریبی تھے کے ذریعہ کروں گا۔ فریدی کا سماں چاہتی تھی اسی

اسیں کوئی کوئی تدبیج ہو۔ اپنے ہمدردی کے چیزے کو سماں کے

نام جی تھی۔ جو لی ہی عجیب عورت تھی یہیں اسی کے نیم مٹھوں پر

حیدر پچھے رہ لے۔

کچھ دیر بعد فریدی کوئی اسی حادثے کا علم ہو گی۔ اس

فریدی سے درخواست کی تھی کہ اسے اس کی لاش دیں۔ اس

فریدی نہیں پاپتا تھا لیکن گورےے ڈاکٹروں کی

پر اسے اجازت دیتی پڑی اور یہ کچھ اچھا تھا۔ فریدی

تھی کہ اسے ڈاکٹروں کو شدید سے اس اپریٹیشن کی تھی۔

کی کوشش کرے گا لیکن پھر شدید کسی کام کا شدید

ہو کر ریکا کی لاش پر گرا رہتا اور دوبارہ ہوش میں آ

بہ شفند نہیں کہلدا یا جا سکتا تھا۔

140